Over 200K Followers
22 TO 28 DECEMBER, 2025 ☆☆☆ ۲۲تا۲۸ دسمبر۲۰۲۵
صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی
CONSUMER WATCH KARACHI
Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

PAEC کے سیکریٹری جنرل شیخ راشد عالم کا کامیاب دورہ اسلام آباد

آئی ایم ایف کو بجلی و گیس مہنگی کرنے کی یقین دہانی
معیشت کے مشکل فیصلوں کا نیا باب

افریقہ میں جے ایف۔17 تھنڈر کی بڑھتی ہوئی مانگ
شیخ راشد عالم کا کالم

منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ کے خلاف سخت اقدامات

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ: پاکستان کی معاشی بحالی کی سمت ایک مثبت اشارہ

ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا پندرھواں کانووکیشن

نیورالنک چپ لگوانے والے مفلوج افراد دماغ سے ڈیوائسز کنٹرول کرنے لگے!

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) ایلون مسک کے نیورالنک برین چپ کے تجربے میں شامل ہونے والے ابتدائی ٹیسٹرز نے اپنے دماغ کی مدد سے روبوٹک بازو کامیابی کے ساتھ استعمال کرلیا۔سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ راکی اسٹوٹن برگ (جو 2006 میں چوٹ لگنے کے باعث گردن کے نیچے سے مفلوج ہیں) نے اپنے خیالات کی مدد سے ایک روبوٹک بازو کو حرکت دینے کا مظاہرہ کیا۔راکی اسٹوٹن برگ اس سے قبل امور انجام دینے کے لیے کچھ معاون ٹیکنالوجیز کا استعمال کیا کرتے تھے جس میں ایک ماؤتھ-آپریٹڈ کنٹرولر شامل تھا اور اس کی مدد سے وہ ویڈیو گیم کھیلتے تھے۔تجربے میں شامل ایک اور شخص نے سوچ کی مدد سے روبوٹک بازو کو استعمال کرتے ہوئے کپ اٹھایا ہوا اور اس سے مشروب پیا۔نیورالنک نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا کہ کلینکل ٹرائلز میں شامل شرکاء نے ڈیجیٹل کمپیوٹر کنٹرول کو روبوٹک بازو جیسی فزیکل ڈیوائسز تک بڑھالیا ہے۔پوسٹ میں مزید کہا گیا کہ کمپنی آگے چل کر متعدد ایسی ڈیوائس کا منصوبہ رکھتی ہے جس کو نیورالنک کے ذریعے کنٹرول کیا جاسکے گا۔

اب باسز اپنے ملازمین کے میسجز پڑھ سکیں گے!

لندن (کنزیومرواچ نیوز) گوگل کے اینڈرائیڈ آپریٹنگ سسٹم میں ایک اپ ڈیٹ متعارف کرائی گئی ہے جس کے بعد مالکان ملازمین کے ٹیکسٹ میسجز میں دراندازی کرتے ہوئے انہیں پڑھ سکیں گے۔آر سی ایس (رِچ آرکائیول کمیونیکیشن سروسز، اینڈرائیڈ کے ایس ایم ایس میسجز کا اپ گریڈ ڈ ورژن جو تصاویر اور ویڈیوز کو سپورٹ کرتا ہے) میسجز کے لیے یہ نیا فیچر کمپنیز کو ملازمین کے زیر استعمال ڈیوائسز کی نگرانی کرنے کی سہولت دے گا۔گوگل کا کہنا تھا کہ یہ اپ ڈیٹ مالکان کو بلاتعطل وہ ریکارڈ حاصل کرنے میں مدد دے گی جس سے ملازمین پر نظر رکھی جاسکے گی۔کمپنیاں اس فیچر کو اندرونی تحقیقات یا ایچ آر تنازعات کی غرض سے تمام بزنس کمیونیکیشنز کی نگرانی کے لیے متعارف کراسکتی ہیں۔

گلگت بلتستان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا ابھرتا ہوا انقلاب

پشاور (کنزیومرواچ نیوز) گلگت بلتستان میں آئی ٹی کا شعبہ انقلابی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔تفصیلات کے مطابق گلگت بلتستان میں آئی ٹی کے شعبہ جات میں ایس سی او کا کلیدی کردار ناقابلِ فراموش ہے۔گلگت بلتستان کے دور دراز علاقوں میں ایس سی او مسلسل اپنے فرائض میں کوشاں ہے۔گلگت بلتستان میں 10 ہزار سے زائد باصلاحیت نوجوان آئی ٹی کے شعبے سے منسلک ہیں۔گلگت بلتستان کے باصلاحیت نوجوان سالانہ 15 ملین ڈالر سے زائد آمدنی حاصل کررہے ہیں۔نوجوان اے آئی، گرافک ڈیزائن، ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور ویب ڈیولپمنٹ سمیت دیگر ڈیجیٹل سروسز فراہم کررہے ہیں۔
گلگت بلتستان کے ہنرمند نوجوان نہ صرف ملکی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔یہ نوجوان امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور یو اے ای جیسے ممالک کے افراد کیساتھ کام کر کے زرمبادلہ کما رہے ہیں۔
باصلاحیت نوجوان انٹرنیشنل کلائنٹس کیساتھ کام کر کے پاکستان اور گلگت بلتستان کا مثبت تشخص بھی اجاگر کر رہے ہیں۔یہ انقلاب نوجوانوں کیلئے روزگار، خطے کے لیے ترقی اور ملک کے لیے معاشی استحکام کی نوید ہے

عالمی مقابلوں میں گولڈ میڈل جیتنے کی صلاحیت کا حامل ڈِیپ سِیک کا نیا ماڈل

بیجنگ (کنزیومرواچ نیوز) چینی اسٹارٹ اپ ڈیپ سِیک نے اپنا پہلے ملیتھمیٹیکل اوپن اے آئی ماڈل متعارف کرادیا۔ یہ ماڈل بین الاقوامی میتھمیٹیکل اولمپیاڈ (آئی ایم او) میں گولڈ میڈل جیتنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔میتھ-وی 2 ماڈل نے اپنی استدلالی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سال کے آئی ایم او کے گولڈ لیول کے اسکور تک پہنچنے کا کارنامہ انجام دیا۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جو صرف آٹھ فی صد انسان ہی کرسکے ہیں۔ڈیپ سیک نے نے یہ ماڈل ڈیویلپر پلیٹ فارمز (ہگنگ فیس اور گِٹ حب) پر عوام کے لیے دستیاب کردیا ہے۔ جہاں کوئی بھی ماڈل کو مفت میں چلایا اس میں بہتری لاسکتا ہے۔ہگنگ فیس کے شریک بانی اور چیف ایگزیکٹو کلیمنٹ ڈیلینگ کا کہنا تھا کہ تصور کریں دنیا کے بہترین ریاضی دانوں میں سے ایک کا دماغ استعمال کرنا تاکہ تحقیق کی جاسکے اور اپنے ہارڈویئرز میں چلایا جاسکے۔

گزشتہ ہفتے کے مقبول ترین اسمارٹ فون کون سے رہے؟ فہرست جاری

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) گزشتہ ہفتے کے مقبول ترین اسمارٹ فونز کی فہرست میں چار ہفتوں تک حکرانی برقرار رکھنے کے بعد بالاخر ون پلس 15 جی نے اپنی پہلی پوزیشن کھودی۔مقبول اسمارٹ فونز کی جاری ہونے والی تازہ ترین فہرست درج ذیل ہے: فہرست کے مطابق شیاؤمی پوکو ایف 8 الٹرا پہلے، سام سنگ گلیکسی اے 56 دوسرے اور سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔ون پلس 15 فائیو جی چوتھے، شیاؤمی پوکو ایف 8 پرو پانچویں، ایپل آئی فون 17 پرو میکس چھٹے، شیاؤمی 17 پرو میکس ساتویں پوزیشن پر ہیں۔آٹھویں پوزیشن پر سام سنگ گلیکسی اے 17، سام سنگ گلیکسی ایس 25 نویں اور شیاؤمی پوکو ایکس 7 پرو دسویں نمبر پر براجمان ہیں۔

گوگل کا رنگ برنگے قمقموں سے جگمگاتا ڈوڈل؛ صارفین خوشگوار حیرت میں مبتلا

لندن (کنزیومرواچ نیوز) گوگل نے یکم دسمبر 2025 کو ایک خوبصورت اور دلکش ڈوڈل جاری کردیا۔گوگل کا یہ ڈوڈل روایتی سالانہ تہواروں کی نشاندہی کرتا ہے جو دنیا بھر میں رواں ماہ منائے جائیں گے اور اسے گوگل نے ''سیزنل ہالی ڈے 2025'' کا نام دیا ہے۔یہ ڈوڈل ہر سال دسمبر میں منائے جانے والے عالمی تہواروں بشمول کرسمس، ہنوکاہ، کوانزا اور سالِ نو کی ترجمانی کرتا ہے۔اس ڈوڈل کو اس طرز پر بنایا گیا ہے جس سے جشن منانے کا تاثر ظاہر کرنے کے لیے برقی قمقموں کا استعمال کیا گیا ہے۔اس ڈوڈل کی خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ کسی بھی مذہب کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ عالمی ہمہ گیریت کو اجاگر کرتا ہے جس سے اتحاد، اتفاق اور بھائی چارے کا پیغام جاتا ہے۔یہ ڈوڈل عموماً پورے دسمبر کے دوران دکھایا جاتا ہے یا مختلف تہواروں کے موقع پر وقفے وقفے سے سامنے آتا رہتا ہے۔

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،
● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

22 TO 28 DECEMBER, 2025 ☆☆☆☆ ۲۲ تا ۲۸ دسمبر ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumer-watch.com

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
سو جیسے (برے) دن ان سے پہلے لوگوں پر
گزر چکے ہیں۔ اسی طرح کے (دنوں کے) یہ منتظر ہیں
کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے
ساتھ انتظار کرتا ہوں۔
سورۃ یونس 10 - آیت نمبر 102

مجھے ہے حکم اذاں..................!

خصوصی سرمایہ کاری سہولت کونسل (ایس آئی ایف سی) کی مؤثر، دوراندیش اور کاروبار دوست پالیسیوں کے نتیجے میں پاکستان کا آئی ٹی سیکٹر غیر معمولی ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔ حالیہ اعداد و شمار اس امر کی واضح عکاسی کرتے ہیں کہ پاکستان نہ صرف آئی ٹی برآمدات میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے بلکہ خطے میں ایک ابھرتی ہوئی ڈیجیٹل پاور کے طور پر اپنی شناخت بھی مستحکم کر رہا ہے۔

رواں مالی سال کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران آئی ٹی برآمدات میں 19 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جو ایک تاریخی پیش رفت ہے۔ جولائی تا نومبر 2025 کے عرصے میں آئی ٹی برآمدات کا مجموعی حجم 1.8 بلین ڈالر تک جا پہنچا، جو اس شعبے میں بڑھتے ہوئے عالمی اعتماد کا مظہر ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مطابق صرف نومبر 2025 میں آئی ٹی برآمدات 356 ملین ڈالر رہیں، جو ماضی کے مقابلے میں نمایاں اضافہ ظاہر کرتی ہیں۔ یہ کامیابی محض اعداد و شمار تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات قومی معیشت، روزگار کے مواقع اور ڈیجیٹل خودمختاری تک پھیلے ہوئے ہیں۔ آئی ٹی برآمدات میں اضافہ قیمتی زرمبادلہ کے حصول کا ایک پائیدار ذریعہ بن چکا ہے، جو پاکستان کے تجارتی خسارے کو کم کرنے اور معاشی استحکام کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آئی ٹی سیکٹر نوجوانوں کے لیے روزگار کے وسیع مواقع پیدا کر رہا ہے، جس سے برین ڈرین کے رجحان میں کمی اور برین گین کے امکانات روشن ہو رہے ہیں۔ ایس آئی ایف سی کی سرپرستی میں آئی ٹی سیکٹر کو ریگولیٹری آسانیاں، سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول اور عالمی منڈیوں تک رسائی جیسے اہم فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ انہی اقدامات کے باعث پاکستانی ٹیکنالوجی کمپنیاں عالمی مارکیٹ میں اپنی خدمات اور صلاحیتوں کا لوہا منوا رہی ہیں، جس سے پاکستان کی مثبت اور بااعتماد شناخت مزید مضبوط ہو رہی ہے۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان کی ٹیکنالوجی انڈسٹری نہ صرف روایتی آؤٹ سورسنگ تک محدود نہیں رہی بلکہ فن ٹیک، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ اور ڈیجیٹل سروسز جیسے جدید شعبوں میں بھی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ رجحان ملک کو ڈیجیٹل خودمختاری کی جانب لے جانے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلاشبہ، ایس آئی ایف سی کی معاونت سے آئی ٹی سیکٹر میں ہونے والی تیز رفتار ترقی معاشی استحکام اور عالمی سرمایہ کاروں کے اعتماد کا واضح ثبوت ہے۔ اگر یہی تسلسل برقرار رہا تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان عالمی آئی ٹی معیشت میں ایک نمایاں اور مؤثر کردار ادا کرتا نظر آئے گا۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

PAGE 04

افریقہ میں جے ایف-17 تھنڈر کی بڑھتی ہوئی مانگ

PAGE 07

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ پاکستان کی معاشی بحالی کی سمت ایک مثبت اشارہ

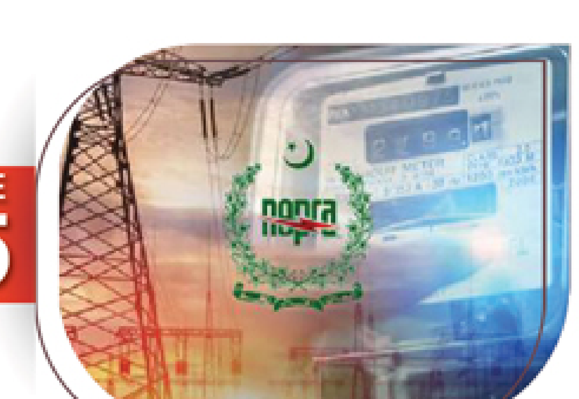

PAGE 05

آئی ایم ایف کو بجلی و گیس مہنگی کرنے کی یقین دہانی

PAGE 09

چنگان پاکستان کا ’ایلسون بلیک سیریز‘ کے منتخب ویرینٹس کی قیمتوں میں نمایاں کمی کا اعلان

PAGE 06

منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ کے خلاف سخت اقدامات

PAGE 10

ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا پندرھواں کانووکیشن

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

افریقہ میں جے ایف-17 تھنڈر کی بڑھتی ہوئی مانگ

دنیا کی بدلتی ہوئی عسکری سیاست میں وہ ممالک تیزی سے نمایاں ہو رہے ہیں جو کم لاگت میں زیادہ کارکردگی دینے والے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔ پاکستان کا جے ایف-17 تھنڈر اسی رجحان کی سب سے کامیاب مثال بنتا جا رہا ہے۔ حیران کن طور پر یہ طیارہ صرف جنوبی ایشیا یا مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہا، بلکہ اب افریقہ کے ممالک میں اس کی مانگ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس بڑھتی ہوئی دلچسپی کے پیچھے محض کم قیمت نہیں، بلکہ وہ حقیقت ہے کہ افریقی ایئر فورسز جدید مگر قابلِ برداشت ٹیکنالوجی کی تلاش میں ہیں، اور جے ایف-17 ان کی ضرورت پوری کرنے کی حقیقی صلاحیت رکھتا ہے۔

براعظم افریقہ کی عسکری ضروریات باقی خطوں سے مختلف ہیں۔ یہاں متعدد ممالک داخلی تنازعات، سرحدی کشیدگی اور دہشت گرد گروہوں کے خطرات کا سامنا کرتے ہیں۔ ان حالات میں جدید فائٹر جیٹ کی ضرورت تو بہرحال رہتی ہے مگر محدود بجٹ ان کے فیصلوں پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ مغربی ممالک کے جدید لڑاکا طیارے عملی طور پر ان کے خریداروں کی پہنچ سے باہر ہوتے ہیں۔ ایف-16 ہو یا رافال، غریب ملکوں کے لیے ان کا حصول تو دور کی بات، ان کا سالانہ آپریشنل خرچ بھی دیوالیہ کر سکتا ہے۔ ایسے میں جے ایف-17 تھنڈر افریقی ممالک کی فضائیہ کی پہلی ترجیح بنتا دکھائی دے رہا ہے۔

جے ایف-17 کی سب سے بڑی خوبی اس کی "کاسٹ ایفیشینسی" ہے۔ یعنی ایک ایسے دور میں جب جدید طیاروں کی قیمتیں اربوں ڈالر تک پہنچ چکی ہیں، پاکستان کا تیار کردہ یہ فائٹر جیٹ کم بجٹ میں نہ صرف خریدے جا سکتے ہیں بلکہ اس کے اسپیئر پارٹس اور اپ گریڈ کی لاگت بھی قابلِ برداشت ہے۔ کئی افریقی ممالک کے لیے یہ اہم نکتہ ہے کیونکہ ان کا دفاعی بجٹ بیک وقت زمینی، بحری اور فضائی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ جے ایف-17 ان کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا وہ دروازہ کھول رہا ہے جو پہلے صرف دولت مند ممالک کے لیے مخصوص سمجھا جاتا تھا۔

افریقہ میں اس طیارے کی کامیابی کا آغاز نائیجیریا سے ہوا، جس نے جے ایف-17 بلاک ٹو طیارے خرید کر پاکستانی دفاعی صنعت پر اعتماد کا اظہار کیا۔ یہ فیصلہ صرف خریداری نہیں تھا بلکہ خطے میں ایک سیکیورٹی میسج بھی تھا کہ نائیجیریا اپنی فضائی قوت کو جدید خطوط پر استوار کرنا چاہتا ہے۔ نائیجیریا کے بعد زمبابوے اور آذربائیجان جیسے ممالک نے دلچسپی دکھائی، جبکہ کئی دوسرے افریقی ممالک نے پاکستان سے تکنیکی بریفنگ اور مشترکہ تعاون کے امکانات پر بات چیت کی ہے۔

یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ پاکستان صرف طیارہ فروخت نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ پائلٹس کی تربیت، تکنیکی معاونت، اور مستقبل میں اپ گریڈیشن کے راستے بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ وہ پیکیج ہے جو مغربی ممالک بہت کم فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کی دفاعی ڈپلومیسی کا یہ پہلو اس کی اصل طاقت بنتا جا رہا ہے۔ اس تعاون سے نہ صرف پاکستان کا امیج مضبوط ہو رہا ہے بلکہ دفاعی صنعت میں بیرونی سرمایہ اور نئے معاہدوں کے امکانات بھی روشن ہو رہے ہیں۔

جے ایف-17 کی مضبوط شہرت کی ایک اور وجہ اس کی جدید ٹیکنالوجی ہے۔ بلاک تھری ورژن میں AESA ریڈار، جدید میزائل سسٹمز اور بہتر اسٹیلتھ خصوصیات شامل ہیں۔ یہ وہ فیچرز ہیں جو کسی بھی فضائیہ کی طاقت میں حقیقی اضافہ کرتے ہیں۔ جن ممالک نے ماضی میں قدیم روسی یا چینی طیاروں پر انحصار کیا، ان کے لیے جے ایف-17 جدید دور میں قدم رکھنے کا بہترین ذریعہ بن چکا ہے۔

افریقہ کی فضائیہ کو یہ بھی معلوم ہے کہ موجودہ عالمی حالات میں بڑی طاقتیں اپنے ہتھیار فروخت تو کرتی ہیں مگر اس کے ساتھ بے شمار شرائط اور پابندیاں بھی منسلک ہوتی ہیں۔ پاکستان کے ساتھ معاملہ سادہ، دوطرفہ اور برابری کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ نہ کوئی سیاسی دباؤ، نہ کوئی غیر ضروری شرط۔ اسی لیے افریقی حکومتیں پاکستانی مصنوعات پر زیادہ اعتماد دکھا رہی ہیں۔

پاکستان کے لیے یہ صورتحال نہ صرف معاشی فائدے کا باعث ہے بلکہ اسے عالمی اسلحہ مارکیٹ میں ایک نمایاں مقام بھی دلوا رہی ہے۔ دفاعی صنعت کسی بھی ملک کی ٹیکنالوجیکل برتری، انجینئرنگ کی صلاحیت اور بین الاقوامی اعتماد کی عکاس ہوتی ہے۔ اگر پاکستان آنے والے برسوں میں جے ایف-17 بلاک تھری کی پیداواری صلاحیت بڑھا لیتا ہے تو یہ صرف افریقہ نہیں، بلکہ پوری ایشین اور لاطینی امریکی مارکیٹ میں بھی اپنا حصہ مزید بڑھا سکتا ہے۔

افریقہ میں جے ایف-17 کی مانگ بڑھنے سے پاکستان کے لیے ایک نیا چیلنج بھی کھڑا ہو رہا ہے دنیا بھر میں تکنیکی دوڑ تیز ہے اور ہر سال نئے سسٹم سامنے آ رہے ہیں۔ اگر پاکستان نے اس دوڑ میں اپنا مقام مستحکم رکھنا ہے تو اسے تحقیق اور جدت پر زیادہ سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔ جے ایف-17 کی کامیابی کو بنیاد بنا کر پاکستان اگلے مرحلے کے لیے "جے ایف-17 بلاک فور" یا اس سے بھی جدید طیارے کی تیاری کا سوچ سکتا ہے۔

آخر میں، افریقہ میں جے ایف-17 کی بڑھتی ہوئی مانگ یہ طے کر رہی ہے کہ پاکستان اب صرف دفاعی خریدار نہیں، بلکہ عالمی اسلحہ مارکیٹ کا ایک سنجیدہ سپلائر بھی ہے۔ یہ قومی معیشت کے لیے خوشخبری ہے، دفاعی صنعت کے لیے ایک اہم سنگِ میل ہے اور ملکی سفارتکاری کے لیے ایک بڑی کامیابی۔ آنے والے برسوں میں بلاشبہ جے ایف-17 پاکستان کا وہ سفیر بن سکتا ہے جو دنیا بھر میں ہماری تکنیکی صلاحیت اور پیشہ ورانہ مہارت کا پیغام لے کر جائے۔

آئی ایم ایف کو بجلی و گیس مہنگی کرنے کی یقین دہانی معیشت کے مشکل فیصلوں کا نیا باب

کنزیومر واچ رپورٹ

حکومتِ پاکستان نے عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے موجودہ قرض پروگرام کے تحت معاشی استحکام کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایک بار پھر مشکل فیصلوں پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

وزارتِ خزانہ کی تازہ دستاویزات سے واضح ہے کہ بجلی و گیس کے نرخ بروقت بڑھانے، ٹیکس محاصل میں کمی دور کرنے کے لیے سخت اقدامات، شعبہ جاتی اصلاحات اور مصنوعات پر اضافی ٹیکسوں کا نفاذ وہ اہم نکات ہیں جن پر حکومت نے پیش رفت کی یقین دہانی کرائی ہے۔

یہ یقین دہانیاں معیشت کے اس موڑ پر سامنے آئی ہیں جہاں ٹیکس ریونیو میں نمایاں شارٹ فال، گردشی قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ، بجلی و گیس کے نرخوں میں تاخیر، صنعتی لاگت میں اضافہ اور سرکاری اداروں کی ناقص کارکردگی مجموعی معاشی استحکام میں بڑی رکاوٹ بن چکے ہیں۔

ٹیکس شارٹ فال اور نئے اقدامات

رواں مالی سال کے دوران فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو ریونیو اہداف کے مقابلے میں نمایاں کمی کا سامنا ہے۔ حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ٹیکس قوانین کے نفاذ کو سخت اور مؤثر بنانے کی حکمتِ عملی اختیار کرنے جا رہی ہے۔

وزارتِ خزانہ کے مطابق اس مقصد کے لیے اضافی ٹیکس اقدامات کا مکمل روڈ میپ رواں ماہ تیار کر لیا جائے گا۔

ان اقدامات میں:

کھاد اور کیمیکلز پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 5 فیصد اضافہ،

مہنگی شوگری مصنوعات پر نئی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی، اور بعض اشیا کو 8 ویں جی ایس ٹی شیڈول سے نکال کر عام شرح جی ایس ٹی میں شامل کرنے کی تجاویز شامل ہیں۔

یہ اقدامات پاکستان کی ٹیکس بیس کو وسیع کرنے کی سمت ایک قدم ضرور ہیں، مگر اس کے ساتھ ہی یہ خدشہ بھی برقرار ہے کہ اشیا پر ڈیوٹیوں کے اضافے سے قیمتیں مزید بڑھیں گی، جس سے مہنگائی کا دباؤ برقرار رہے گا۔

سیمنٹ، چینی اور کیپٹو پاور پر سخت نگرانی

دستاویز کے مطابق حکومت نے سیمنٹ اور چینی کے شعبے میں پروڈکشن مانیٹرنگ نظام کو مزید سخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ دونوں صنعتیں پاکستان کے صنعتی منظرنامے میں کلیدی اہمیت رکھتی ہیں اور ان میں ٹیکس چوری کے الزامات عرصہ دراز سے زیرِ بحث ہیں۔ سخت نگرانی سے حکومت کو امید ہے کہ اربوں روپے کا اضافی ریونیو حاصل ہوگا۔ اسی طرح کیپٹو پاور پلانٹس کے سلسلے میں لیوی کے شارٹ فال کو پورا کرنے کے لیے گیس سبسڈی میں کمی کی تجویز بھی سامنے آئی ہے۔ اس اقدام کا براہِ راست اثر صنعتوں کی پیداواری لاگت پر پڑے گا، مگر حکومت کے مطابق موجودہ سبسڈی نظام مالیاتی بوجھ میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔

نان فائلرز اور بڑے ریٹیلرز پر سخت کارروائی

دستاویز میں واضح کیا گیا ہے کہ نان فائلرز اور اثاثے رکھنے والوں کے خلاف کارروائی تیز کی جائے گی۔

اس سلسلے میں:

اگلے دو سال میں 40 ہزار بڑے ریٹیلرز کو پوائنٹ آف سیل (POS) نظام پر لانے کا ہدف طے کیا گیا ہے۔

ڈیجیٹل انوائسنگ کا دائرہ وسیع کیا جائے گا تاکہ کاروباری معاملات کی دستاویزی شکل کو مضبوط بنایا جا سکے۔

یہ اقدامات ٹیکس نیٹ کو وسعت دینے کے لیے ضروری ہیں، تاہم ماضی کے تجربات بتاتے ہیں کہ ریٹیل سیکٹر مزاحمت کرتا آیا ہے۔ اگر حکومت اس بار سختی سے آگے بڑھی تو ٹیکس نیٹ میں نمایاں اضافہ ممکن ہوسکتا ہے۔

ایف بی آر کی اصلاحات، مارچ 2026 کی ڈیڈلائن

آئی ایم ایف پروگرام کے تحت ایف بی آر نے مارچ 2026 تک تین اہم اصلاحات کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

ان اصلاحات میں:

ٹیکس پالیسی اور ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی علیحدگی،

ڈیجیٹلائزیشن کا فروغ،

اور خودکار ریفنڈ نظام کی بہتری شامل ہے۔

یہ اصلاحات اگر بروقت اور مؤثر انداز میں مکمل ہوگئیں تو ٹیکس نظام کی شفافیت اور کارکردگی میں نمایاں بہتری آسکتی ہے۔

توانائی شعبہ: بجلی اور گیس مہنگی کرنے کا فیصلہ

آئی ایم ایف کو بجلی اور گیس کے نرخ بروقت بڑھانے کی تحریری یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

اس فیصلے کے دو پہلو ہیں: ایک حکومتی مالیاتی ضرورت اور دوسرا صارفین پر بڑھتا ہوا بوجھ۔

اضافی بجلی استعمال اسکیم

نئی اسکیم کے مطابق:

لاگت بڑھنے پر خودکار ایڈجسٹمنٹ ہوگی۔

اسکیم ناقابل توسیع ہوگی اور 3 سال بعد خودبخود ختم ہوجائے گی۔

اگر دو مسلسل جائزوں میں زائد ٹیرف لگانے کی نوبت آئے تو اسکیم اسی وقت ختم ہوگی۔

آمدن کم رہی تو صنعت اور زراعت کے لیے بجلی مزید مہنگی ہوسکتی ہے۔

یہ منصوبہ بجلی کی قیمت کا بوجھ کسی تاخیر کے بغیر صارفین پر منتقل کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

حکومت کے مطابق اس سے گردشی قرضے کم ہوں گے، مگر صارفین پر اضافی مالی بوجھ پڑنے کا خدشہ بھی موجود ہے۔

کمزور صارفین کے لیے تحفظ

دستاویز میں کہا گیا ہے کہ کمزور اور غریب صارفین کو بلوں میں موجودہ سبسڈی اور تحفظ برقرار رہے گا۔

اس کے باوجود مجموعی طور پر بجلی اور گیس کی مہنگائی صارفین کی قوتِ خرید مزید کم کرے گی۔

گردشی قرضہ ختم کرنے کا روڈ میپ — 2030-31 ہدف

پاکستان کے گیس سیکٹر میں گردشی قرضہ قومی معیشت کی سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک بن چکا ہے۔

حکومت نے مارچ 2026 تک:

گیس سیکٹر کا سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان شائع کرنے اور گیس چوری اور لائن لاسز کم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

طویل المدت ہدف یہ رکھا گیا ہے کہ 2030-31 تک گردشی قرضہ صفر کر دیا جائے۔

یہ نہایت مشکل مگر ناگزیر اہداف ہیں جن کے بغیر توانائی شعبہ کبھی پائیدار بنیادوں پر نہیں چل سکتا۔

بجلی کمپنیوں کی نجکاری — 2026 میں نئی پیش رفت

آئی ایم ایف پروگرام کے تحت اسٹیٹ اونڈ کمپنیوں کی نجکاری کو تیز کیا جا رہا ہے۔

اسلام آباد، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی بجلی تقسیم کار کمپنیوں کی نجکاری کا عمل 2026 کے آغاز میں شروع ہوجائے گا۔

حکومت کا مؤقف ہے کہ نجکاری سے:

لائن لاسز کم ہوں گے،

خراب کارکردگی میں بہتری آئے گی،

اور اداروں پر مالیاتی بوجھ کم ہوگا۔

البتہ مزدور تنظیموں کی جانب سے مزاحمت، انتظامی چیلنجز اور خریداروں کی تلاش جیسے مسائل بھی موجود رہیں گے۔

اضافی بجلی کی صلاحیت ختم کرنے کا نیا پاور پلان

حکومت نے نئے پاور پلان میں 7 ہزار میگاواٹ اضافی صلاحیت ختم کرنے کی تجویز دی ہے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ:

غیر ضروری صلاحیت کے باعث پیدا ہونے والے کیپیسٹی چارجز کم کیے جائیں،

اور عوام پر پڑنے والا اضافی بوجھ کم ہو۔

حکومت کے مطابق اس اقدام سے اگلے 10 سال میں 17 ارب ڈالر کی بچت ممکن ہے۔

اگر یہ منصوبہ درست وقت پر اور مؤثر انداز میں نافذ ہوگیا تو بجلی کے نرخوں میں نمایاں کمی ممکن ہوسکے گی۔

نتیجہ: مشکل فیصلوں کا نئے دور کا آغاز

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو حکومت نے آئی ایم ایف کو جن اقدامات کی یقین دہانی کرائی ہے، وہ معاشی اصلاحات کے طویل المدت روڈ میپ کا اہم حصہ ہیں۔

یہ فیصلے سیاسی طور پر ضرور مشکل ہیں، مگر پاکستان کی معاشی صورتحال اس وقت ایسے موڑ پر کھڑی ہے جہاں اصلاحات کے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں۔

تاہم یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ آیا حکومت ان اصلاحات کو سیاسی، انتظامی، تکنیکی اور عوامی مخالفت کے باوجود عملی جامہ پہنا سکے گی یا نہیں۔

معیشت کے پہیے کو تیز کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت:

قیمتوں میں اضافے کی مؤثر وضاحت کرے،

صارفین کے لیے ریلیف کے ساتھ اصلاحات کو متوازن رکھے،

اور ٹیکس چوری روکنے کے لیے سخت مگر منصفانہ اقدامات کرے۔

یہ وقت پاکستان کے لیے فیصلہ کن ہے — اصلاحات کامیاب ہوئیں تو معیشت کے استحکام کی راہ ہموار ہوگی، ناکامی کی صورت میں بحران مزید گہرا ہوسکتا ہے۔

منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ کے خلاف سخت اقدامات

قیمتی دھاتوں اور رئیل اسٹیٹ کے کاروبار کی کڑی نگرانی کا فیصلہ

خصوصی رپورٹ

وفاقی حکومت نے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت (ٹیرر فنانسنگ) کے خلاف جاری کوششوں کو مزید مؤثر بنانے کے لیے اہم اور دور رس فیصلے کر لیے ہیں۔ ان اقدامات کے تحت گولڈ سمیت قیمتی دھاتوں کے کاروبار، رئیل اسٹیٹ سیکٹر اور دیگر نان فنانشل بزنسز اینڈ پروفیشنلز کی نگرانی سخت کی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق ان فیصلوں کا مقصد غیر قانونی مالی سرگرمیوں کی روک تھام، معیشت کو دستاویزی شکل دینا اور عالمی مالیاتی اداروں کے اعتماد کو مزید مستحکم کرنا ہے۔

وزارت خزانہ کے حکام کا کہنا ہے کہ پاکستان کو منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ کے ساتھ ساتھ ٹریڈ بیسڈ منی لانڈرنگ جیسے پیچیدہ خطرات کا بھی سامنا ہے۔ اسی تناظر میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے تجارتی منی لانڈرنگ کی روک تھام کے لیے ایک نیا اور جدید نگرانی کا نظام نافذ کر دیا ہے، جس کے ذریعے درآمدات و برآمدات کے مشکوک لین دین کی بروقت نشاندہی ممکن ہو سکے گی۔

حکام کے مطابق قیمتی دھاتوں خصوصاً سونے کے کاروبار کو ماضی میں منی لانڈرنگ کے لیے استعمال کیے جانے کے خدشات رہے ہیں، جس کے باعث اس شعبے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اب گولڈ ڈیلرز، جیولرز اور قیمتی دھاتوں کے کاروبار سے وابستہ افراد کو سخت ضوابط کے تحت لایا جائے گا۔ ان کاروباروں کے لین دین، کسٹمر پروفائلز اور مالی ریکارڈ کی باقاعدہ نگرانی کی جائے گی تاکہ کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کو فوری طور پر روکا جا سکے۔

اسی طرح رئیل اسٹیٹ سیکٹر، جسے غیر دستاویزی معیشت کا ایک بڑا حصہ تصور کیا جاتا ہے، بھی حکومت کی خصوصی توجہ کا مرکز ہے۔ وزارت خزانہ کے مطابق رئیل اسٹیٹ ایجنٹس، ڈیلرز اور اس شعبے سے وابستہ تمام افراد کی مانیٹرنگ کی جائے گی۔ پراپرٹی کی خرید و فروخت میں استعمال ہونے والی رقوم کے ذرائع، لین دین کی شفافیت اور بینیفیشل اونرشپ کو جانچنے کے لیے سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

حکام کا کہنا ہے کہ منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ کی روک تھام کے لیے تمام نان فنانشل بزنسز اینڈ پروفیشنلز، جن میں وکلا، اکاؤنٹنٹس، جیولرز، رئیل اسٹیٹ ایجنٹس اور دیگر شامل ہیں، کی مؤثر نگرانی ناگزیر ہے۔ ان شعبوں میں شفافیت لانے کے لیے رپورٹنگ کے نظام کو بہتر بنایا جا رہا ہے اور مشکوک لین دین کی اطلاع دینا لازمی قرار دیا جا رہا ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کی جانب سے بھی اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ پاکستان کو ٹریڈ بیسڈ منی لانڈرنگ کے خطرات لاحق ہیں۔ اس پس منظر میں ایف بی آر، اسٹیٹ بینک اور فنانشل مانیٹرنگ یونٹ مشترکہ طور پر تجارتی منی لانڈرنگ کے معاشی اثرات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ حکام کے مطابق درآمد و برآمد کے شعبے میں انڈر انوائسنگ، اوور انوائسنگ اور جعلی تجارتی دستاویزات کے ذریعے منی لانڈرنگ کے امکانات کو کم کرنے کے لیے ڈیٹا شیئرنگ اور تجزیاتی صلاحیتوں کو بہتر بنایا جارہا ہے۔

وزارت خزانہ کے مطابق اسٹیٹ بینک کی جانب سے نافذ کیا گیا نیا نگرانی نظام جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ہے، جو مختلف مالیاتی اداروں سے حاصل ہونے والے ڈیٹا کا تجزیہ کر کے مشکوک سرگرمیوں کی نشاندہی کرے گا۔ اس نظام کے تحت بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کو مزید سخت کمپلائنس تقاضوں پر عمل کرنا ہوگا، جس سے مالی نظام کی شفافیت میں اضافہ متوقع ہے۔

حکام نے بتایا کہ منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ کے خطرات کا جامع جائزہ لینے کے لیے قومی رسک اسیسمنٹ رپورٹ تیار کی جا رہی ہے، جو مارچ 2026 تک متعلقہ اداروں کو فراہم کر دی جائے گی۔ اس رپورٹ میں مختلف شعبوں میں موجود خطرات، کمزوریوں اور ان سے نمٹنے کے لیے سفارشات شامل ہوں گی، جو مستقبل کی پالیسی سازی میں رہنمائی فراہم کریں گی۔

اس ضمن میں سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کے کردار کو بھی نہایت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ حکام کے مطابق ایس ای سی پی نے جولائی 2025 میں مرکزی بینیفیشل اونرشپ رجسٹری قائم کی تھی، جس کا مقصد کمپنیوں کے حقیقی مالکان کی نشاندہی کو ممکن بنانا ہے۔ یہ رجسٹری جنوری 2026 تک مالیاتی اداروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے آن لائن دستیاب ہوگی، جس سے جعلی کمپنیوں اور فرنٹ مین کے ذریعے منی لانڈرنگ کے امکانات میں نمایاں کمی آئے گی۔

وزارت خزانہ کے حکام نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان اکتوبر 2022 میں فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (فیٹف) کی گرے لسٹ سے باہر آ چکا ہے، تاہم عالمی سطح پر اعتماد برقرار رکھنے کے لیے فیٹف کی شرائط اور سفارشات پر مسلسل عمل درآمد ناگزیر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت اس معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرے گی اور تمام اداروں کو مربوط حکمت عملی کے تحت کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ یہ اقدامات قلیل مدت میں بعض کاروباری حلقوں کے لیے مشکلات کا باعث بن سکتے ہیں، تاہم طویل مدت میں یہ فیصلے ملکی معیشت کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ شفاف مالی نظام، غیر قانونی رقوم کی روک تھام اور عالمی معیار کے مطابق ریگولیٹری فریم ورک پاکستان کی معاشی ساکھ کو بہتر بنائے گا اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ میں مددگار ہوگا۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ کے خلاف وفاقی حکومت کے حالیہ فیصلے ایک جامع اور سنجیدہ حکمت عملی کی عکاسی کرتے ہیں۔ قیمتی دھاتوں، رئیل اسٹیٹ اور دیگر نان فنانشل شعبوں کی کڑی نگرانی، جدید نگرانی نظام کا نفاذ اور ادارہ جاتی تعاون کا فروغ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان عالمی مالیاتی برادری کے تقاضوں کے مطابق اپنے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ اگر ان اقدامات پر مؤثر اور تسلسل کے ساتھ عمل درآمد کیا گیا تو نہ صرف غیر قانونی مالی سرگرمیوں میں کمی آئے گی بلکہ ملکی معیشت کو بھی استحکام اور شفافیت کی نئی راہ ملے گی۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ
پاکستان کی معاشی بحالی کی سمت ایک مثبت اشارہ

کنزیومر واچ رپورٹ

ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) نے پاکستان کی معیشت کے حوالے سے اپنی تازہ ترین رپورٹ

میں سال 2025 کے لیے مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) کی شرحِ نمو کا اندازہ 2.7 فیصد سے بڑھا کر 3.0 فیصد کر دیا ہے۔ یہ اضافہ نہ صرف معاشی پالیسیوں کے نسبتاً بہتر نتائج کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس امر کی بھی علامت ہے کہ ملکی معیشت ایک مشکل دور سے بتدریج نکلنے کے مراحل میں ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ گزشتہ مالی سال کی آخری سہ ماہی میں 5.7 فیصد کی مضبوط گروتھ ریکارڈ کی گئی، جو معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور صنعتی شعبوں میں بہتری کی واضح دلیل ہے۔

بڑی صنعتوں کی پیداوار میں نمایاں تیزی

ADB کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی بڑی صنعتیں، خصوصاً مینوفیکچرنگ، اسٹیل، ٹیکسٹائل، سیمنٹ اور آٹو سیکٹر میں واضح بہتری دیکھی گئی ہے۔ گزشتہ برس ملکی سطح پر توانائی دستیابی میں کچھ استحکام اور خام مال کی درآمدات میں معتدل اضافے نے بڑی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت کو سہارا دیا۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف بیرونی سپلائی چین محدود رکاوٹوں کے باوجود رواں رہی بلکہ مقامی طلب میں بھی بہتری آئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ رواں مالی سال میں بھی صنعتی شعبہ مضبوط کارکردگی دکھانے کی صلاحیت رکھتا ہے، بشرطیکہ پالیسی تسلسل برقرار رکھا جائے، بجلی و گیس کی فراہمی میں بہتری آئے، اور سرکلر ڈیٹ جیسے مسائل کو مرحلہ وار کم کیا جائے۔

نجی شعبے کا بڑھتا ہوا کردار

رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال پرائیویٹ سیکٹر کریڈٹ میں اضافہ دیکھا گیا ہے، جو کسی بھی معاشی نظام کی بہتری کا بنیادی اشارہ سمجھا جاتا ہے۔ نجی شعبے کی جانب سے قرضوں میں اضافے کا مطلب یہ ہے کہ کاروباری طبقہ مستقبل کے حوالے سے بہتر توقعات رکھتا ہے۔ یہ سرمایہ کاری کے بڑھتے رجحان کی واضح علامت بھی ہے۔

اے ڈی بی کا کہنا ہے کہ کھپت میں اضافے نے بھی ملکی گروتھ میں اہم کردار ادا کیا۔ گزشتہ برس مہنگائی کی شرح کچھ کم ہونے سے عوام کی قوتِ خرید میں معمولی بہتری دیکھی گئی، جس سے مقامی کھپت بہتر ہوئی۔ رپورٹ میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ سرمایہ کاری میں اضافہ اور مختلف صنعتوں میں ریکوری نے ترقی کی رفتار کو جاری رکھا۔

سیلاب کے باوجود معاشی سرگرمیاں برقرار

جون 2025 کے سیلاب نے ملک کے کئی حصوں میں تباہی مچائی اور زرعی شعبے کو شدید نقصان پہنچایا۔ تاہم ADB نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا کہ قدرتی آفت کے باوجود پاکستان کی مجموعی معاشی رفتار متاثر نہیں ہوئی اور کئی شعبوں میں بحالی کی رفتار توقعات سے بہتر رہی۔

سیلاب کے اثرات کے باوجود معاشی پالیسیوں کے تسلسل، تعمیراتی سرگرمیوں کے فروغ، اور سرکاری و نجی اداروں کی مشترکہ کوششوں نے بہت سے علاقوں میں معاشی سرگرمیاں بحال رکھنے میں مدد کی۔ اگرچہ زرعی پیداوار کے بعض حصوں میں کمی ریکارڈ کی گئی، لیکن اس کمی کی تلافی دیگر شعبوں نے کی۔

کاروباری ماحول میں بہتری

اے ڈی بی کی رپورٹ میں 2025-26 کے لیے بھی توقع ظاہر کی گئی ہے کہ پاکستان کی معاشی کارکردگی موجودہ رجحانات کی بنیاد پر بہتر رہے گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومتی اصلاحات، ٹیکس نیٹ کی وسعت، شعوری مالی نظم و ضبط، اور کاروبار کرنے میں آسانیوں نے مجموعی کاروباری ماحول کو سازگار بنایا ہے۔

ٹیکنالوجی، ٹیلی کام، آئی ٹی سروسز، فن ٹیک اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کے میدان میں بھی گزشتہ برسوں کے دوران نمایاں پیشرفت ہوئی ہے، جس کا اثر مجموعی معاشی رفتار پر پڑا۔ رپورٹ میں اس امر کو بھی سراہا گیا ہے کہ پاکستان میں بینکنگ سسٹم اور مالیاتی شعبے میں ڈیجیٹلائزیشن کے عمل نے شفافیت اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے۔

بیرونی محاذ پر خطرات بدستور موجود

اگرچہ رپورٹ میں مثبت پہلوؤں کا ذکر زیادہ ہے، تاہم ADB نے کچھ اہم خطرات اور چیلنجز کی نشاندہی بھی کی ہے۔

.1 بیرونی طلب کمزور

عالمی معیشت میں سست روی اور بین الاقوامی تجارت میں عدم استحکام نے پاکستان کی برآمدات کے لیے خطرات بڑھا دیے ہیں۔ ٹیکسٹائل اور زرعی مصنوعات کی عالمی قیمتیں کم ہونے اور خطے میں مسابقت بڑھنے سے پاکستانی برآمد کنندگان دباؤ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

.2 تجارت میں غیر یقینی صورتحال

عالمی سطح پر جغرافیائی کشیدگیوں، خام مال کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، اور خطے میں غیر یقینی سیاسی حالات نے تجارتی ماحول کو غیر مستحکم بنا رکھا ہے۔ پاکستان کی درآمدی ضروریات خصوصاً توانائی، مشینری اور خام مال پر انحصار بیرونی معاشی جھٹکوں کے خطرات بڑھاتا ہے۔

.3 مالیاتی توازن کے مسائل

اگرچہ مالیاتی نظم و ضبط بہتر ہوا ہے، تاہم پاکستان کا مالی خسارہ، قرضوں کا بوجھ، اور زرِ مبادلہ ذخائر کی غیر مستحکم صورتحال اب بھی تشویش کا باعث ہیں۔ ADB نے تجویز کیا ہے کہ حکومت کو مالیاتی اصلاحات اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کے فروغ پر مزید توجہ دینی چاہیے۔

آگے کا راستہ کیا ہے؟

اے ڈی بی کی رپورٹ پاکستان کو ایک ایسے ملک کے طور پر دیکھتی ہے جو مشکلات کے باوجود مسلسل اپنی معاشی سمت کو درست کر رہا ہے۔ اگر اصلاحات کا سلسلہ جاری رہا، سیاسی و معاشی استحکام برقرار رہا، اور پالیسیوں میں غیر یقینی صورتحال کم کی گئی، تو آنے والے سالوں میں پاکستان کی گروتھ موجودہ تخمینوں سے بھی بہتر ہو سکتی ہے۔

معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان کے لیے توانائی اصلاحات، ٹیکس اصلاحات، ایکسپورٹ ویلیو ایڈیڈ سیکٹرز کی مضبوطی، زراعت کی جدید کاری، اور صنعتی پیداوار کے حجم میں اضافہ بہت ضروری ہے۔ اگر یہ اقدامات مستقل بنیادوں پر کیے گئے تو پاکستان خطے میں اپنی معاشی اہمیت دوبارہ بہتر انداز میں منوا سکتا ہے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ پاکستان کے لیے مجموعی طور پر حوصلہ افزا اشارے رکھتی ہے۔ اگرچہ چیلنجز موجود ہیں، لیکن معاشی بحالی کی رفتار، صنعتی شعبے کی بہتری، کاروباری ماحول میں مثبت تبدیلیاں، اور ترقی کی جانب بڑھتے رجحان اس بات کی علامت ہیں کہ پاکستان کی معیشت پیچیدہ صورتحال سے نکل کر ایک استحکام کی طرف بڑھ رہی ہے۔

PAEC کے سیکریٹری جنرل شیخ راشد عالم کا کامیاب دورہ اسلام آباد

وزیراعظم کے کوآرڈینیٹر برائے تجارت وصنعت، رانا احسان افضل پی اے ای سی کے سیکریٹری جنرل شیخ راشد عالم کو تعریفی شیلڈ پیش کررہے ہیں

PAEC کے سیکریٹری جنرل شیخ راشد عالم اور پارلیمانی سیکریٹری تجارت ڈاکٹر ذوالفقار علی بھٹی اہم ملاقات کے موقع پر

PAEC کے سیکریٹری جنرل شیخ راشد عالم کی پارلیمانی سیکریٹری تجارت ڈاکٹر ذوالفقار علی بھٹی سے اہم ملاقات

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان اور افریقی ممالک کے درمیان تجارتی و اقتصادی روابط کو مزید مستحکم کرنے کیلئے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ پاکستان افریقہ اکنامک کونسل (PAEC) کے سیکریٹری جنرل شیخ راشد عالم نے وفاقی وزارتِ تجارت میں پارلیمانی سیکریٹری تجارت ڈاکٹر ذوالفقار علی بھٹی سے اعلیٰ سطحی مشاورتی ملاقات کی۔

ملاقات میں پاک افریقہ دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ''لک افریقہ'' (Africa Look) اقدام کے تحت نجی شعبے کی سرگرمیوں کو حکومتی پالیسی سے ہم آہنگ کرنے پر زور دیا گیا۔ شیخ راشد عالم نے افریقی منڈیوں میں موجود وسیع مگر غیر استعمال شدہ تجارتی مواقع پر بریفنگ دی اور ان مشکلات ورکاوٹوں سے آگاہ کیا جن کا سامنا پاکستانی کاروباری طبقہ افریقہ میں کاروبار کے دوران کررہا ہے یا وہاں داخلے کے خواہاں ہیں۔

سیکریٹری جنرل PAEC نے کہا کہ پاکستانی برآمدکنندگان اور سرمایہ کاروں کو افریقی منڈیوں میں مؤثر مقابلے اور اپنی موجودگی بڑھانے کیلئے طریقہ کار میں آسانی اور حکومتی معاونت کی اشد ضرورت ہے۔ اس موقع پر پارلیمانی سیکریٹری تجارت ڈاکٹر ذوالفقار علی بھٹی نے حکومت کے کاروباری طبقے کی مکمل معاونت کے عزم کا اعادہ کیا اور کہا کہ افریقہ کے ساتھ اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ:

* حکومت دیرپا اور مؤثر پالیسیوں کے ذریعے تجارتی مسائل کے حل کیلئے اقدامات کرے گی۔
* وزارتِ تجارت افریقی منڈیوں کا رخ کرنے والے برآمدکنندگان اور سرمایہ کاروں کیلئے طریقہ کار کو آسان اور مؤثر بنائے گی۔
*'' لک افریقہ'' اقدام کو مزید مضبوط کیا جائے گا جو پاکستان کی اقتصادی سفارتکاری کا اہم ستون ہے۔

ڈاکٹر ذوالفقار علی بھٹی نے حکومت اور نجی شعبے کے درمیان پل کا کردار ادا کرنے پر PAEC کی کاوشوں کو سراہا اور درپیش مسائل کے حل کیلئے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

یہ ملاقات پاکستان کی جانب سے افریقہ میں موجود وسیع تجارتی و سرمایہ کاری مواقع سے فائدہ اٹھانے کی سنجیدہ کوششوں کی عکاس ہے، جو برآمدات میں تنوع، روزگار کے مواقع اور معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گی۔

چنگان پاکستان کا 'ایلسوِن بلیک سیریز' کے منتخب ویریئنٹس کی قیمتوں میں نمایاں کمی کا اعلان

خریداروں کے لیے سال کے اختتام پر خصوصی رعایت، 2 سال کی مفت پری پیڈ مینٹیننس بھی شامل

کنزیومر واچ نیوز

چنگان پاکستان نے سال کے اختتام پر اپنے صارفین کے لیے غیر معمولی ریلیف کا اعلان کرتے ہوئے ''ایلسوِن بلیک سیریز'' کے منتخب ویریئنٹس کی قیمتوں میں نمایاں کمی کر دی ہے۔ آٹو سیکٹر میں حالیہ غیر یقینی صورتحال، روپے کی قدر میں اتار چڑھاؤ اور گاڑیوں کی فروخت میں کمی کے باوجود کمپنی کی جانب سے قیمتوں میں کمی کو مارکیٹ کے لیے ایک مثبت اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ اس آفر میں نہ صرف قیمتوں میں واضح کمی شامل ہے بلکہ تمام ویریئنٹس پر دو سال کی مفت پری پیڈ مینٹیننس بھی دی جا رہی ہے، جو خریداروں کے لیے اسے مزید پرکشش بنا رہی ہے۔

کمپنی کے مطابق یہ رعایتی آفر بینک فنانسنگ اور ڈیلرشپ ریٹیل خریداری دونوں پر یکساں طور پر لاگو ہوگی۔ چنگان نے اپنے آفیشل سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے اس آفر کی تصدیق کی ہے، اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا ہے کہ خصوصی رعایتیں 31 دسمبر 2024 تک مؤثر رہیں گی، جبکہ چند پیشکشیں مخصوص پارٹنرشپ اور ڈیلرشپس کی دستیابی سے مشروط ہوں گی۔ کمپنی نے مزید اعلان کیا ہے کہ بلیک سیریز کے لیے مقرر کردہ نئی قیمتیں سال 2025 کے اختتام تک برقرار رہیں گی۔

دو سال کی مفت پری پیڈ مینٹیننس، ایک بڑا پلس پوائنٹ

چنگان پاکستان نے اس بار محض قیمتوں میں کمی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خریداروں کو اضافی ویلیو فراہم کرنے کے لیے دو سال کی پری پیڈ پیریاڈک مینٹیننس بھی آفر کی ہے۔ اس پیکیج میں شامل ہیں:

انجن آئل کی تبدیلی
آئل فلٹر اور فیول فلٹر
اے سی فلٹر
اسپارک پلگز
شیڈولڈ بریک اور کلچ سروسنگ

اس طرح کا پری پیڈ مینٹیننس عام طور پر خریداروں کے سالانہ خرچ میں واضح کمی کا باعث بنتا ہے، کیونکہ یہ بنیادی سروسنگ کے اہم اجزاء کو کور کرتا ہے۔

بینک فنانسنگ کے تحت نئی رعایتی قیمتیں

بینکوں کے ذریعے فنانسنگ کا انتخاب کرنے والے صارفین کے لیے چنگان نے قیمتوں میں خاطر خواہ کمی کا اعلان کیا ہے:

Comfort M T Alsvin

ایم ٹی کمفرٹ کی اصل قیمت 41 لاکھ 89 ہزار روپے تھی۔

اس ماڈل پر 2 لاکھ روپے کی کمی کے بعد نئی قیمت 39 لاکھ 89 ہزار روپے ہوگئی ہے۔ دو سال کی مفت مینٹیننس بھی اس آفر کا حصہ ہے۔

LumiereDCTAlsvin

اس ماڈل پر ڈیڑھ لاکھ روپے کی رعایت دی گئی ہے۔

نئی قیمت 47 لاکھ 49 ہزار روپے مقرر کی گئی ہے۔

EditionBlackLumiere

بلیک ایڈیشن پر بھی ڈیڑھ لاکھ روپے کی کمی کا اعلان کیا گیا ہے۔

خریدار اب یہ ماڈل 48 لاکھ 49 ہزار روپے میں حاصل کرسکیں گے۔

ریٹیل خریداری پر خصوصی قیمتیں

ڈیلرشپ سے براہِ راست خریداری کرنے والوں کے لیے بھی چنگان نے الگ رعایتیں متعارف کرائی ہیں:

Comfort M T Alsvin

ریٹیل خریداری پر اس ماڈل کی قیمت میں ڈیڑھ لاکھ روپے کمی کی گئی ہے۔

نئی قیمت 40 لاکھ 39 ہزار روپے مقرر کی گئی ہے۔

LumiereDCTAlsvin

ڈی سی ٹی لمییر پر 1 لاکھ روپے کی کمی کی پیشکش کی گئی ہے۔

اب یہ ماڈل 47 لاکھ 99 ہزار روپے میں دستیاب ہے۔

EditionBlackLumiere

اس ماڈل پر بھی ایک لاکھ روپے کی رعایت دی گئی ہے۔

نئی قیمت 48 لاکھ 99 ہزار روپے مقرر کی گئی ہے۔

آفر کی مدت اور محدود دستیابی

چنگان پاکستان کے مطابق یہ تمام آفرز بینک پارٹنرشپ پروگرامز اور مخصوص ڈیلرشپس کی دستیابی سے وابستہ ہیں۔ صارفین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ خریداری سے قبل اپنے قریبی ڈیلرشپ سے تمام تفصیلات کی تصدیق کر لیں۔ کمپنی نے مزید وضاحت کی کہ بلیک سیریز کے لیے طے شدہ کم قیمتیں سال 2025 کے آخر تک برقرار رہیں گی، تاہم مخصوص پیکجز اور فنانسنگ آفرز 31 دسمبر 2024 تک ہی دستیاب ہوں گی۔

مارکیٹ تجزیہ کاروں کے مطابق چنگان کا یہ اقدام نہ صرف اپنی فروخت بڑھانے کی کوشش ہے بلکہ مسابقتی آٹوموٹیو مارکیٹ میں اپنی پوزیشن مستحکم رکھنے کی حکمت عملی بھی ہے۔ ٹویوٹا، ہونڈا اور سوزوکی جیسے برانڈز کے مقابلے میں چنگان نسبتاً کم قیمت مگر فیچر سے بھرپور گاڑیاں فراہم کر رہا ہے، جس سے نوجوان خریداروں اور فیملی سیڈان تلاش کرنے والے صارفین کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔

خریداروں کے لیے ایک بہترین موقع

قیمتوں میں کمی، دو سال کی مفت مینٹیننس، اور بینک و ریٹیل دونوں چینلز پر یکساں آفرز—یہ تمام عوامل مل کر چنگان ایلسوِن کو خریداروں کے لیے ایک پرکشش آپشن بنا رہے ہیں۔ خاص طور پر ان افراد کے لیے جو کم بجٹ میں فیچر رچ سیڈان خریدنا چاہتے ہیں، یہ ایک بھرپور موقع سمجھا جا رہا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ آفر نہ صرف خریداروں کے اخراجات میں واضح کمی لائے گی بلکہ آنے والے مہینوں میں کمپنی کی مجموعی فروخت میں بھی اضافہ متوقع ہے۔ بڑھتی مہنگائی اور گاڑیوں کی بلند قیمتوں کے تناظر میں چنگان کی جانب سے اس طرح کی رعایت نئے سال کے آغاز سے قبل صارفین کے لیے خوش آئند قدم ہے۔

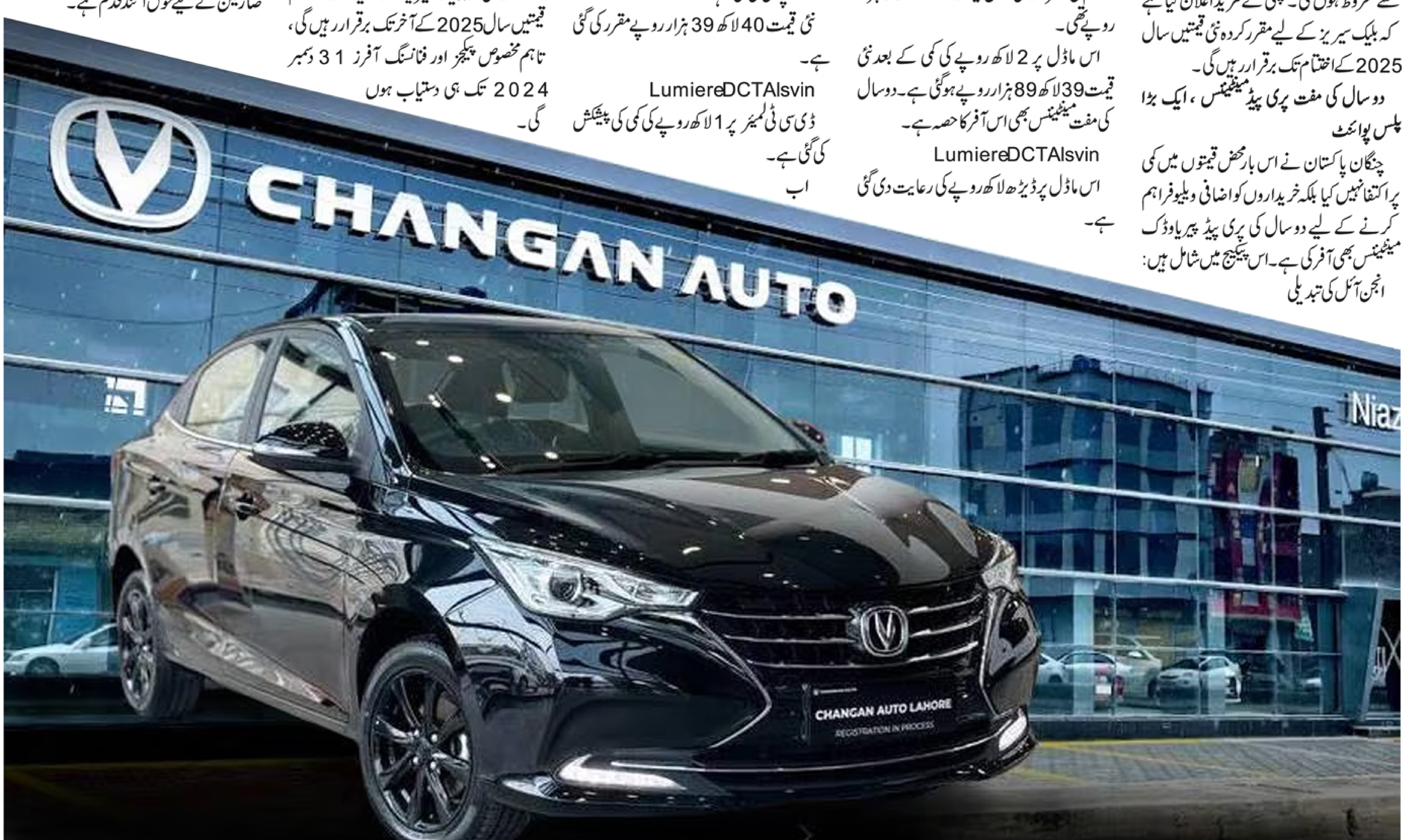

ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا پندرھواں کانووکیشن

کنزیومرواچ رپورٹ

وائس چانسلر ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز پروفیسر نازلی حسین نے کہا ہے کہ مصنوعی ذہانت کے اس جدید دور میں مسابقت میں اضافہ فطری ہے، تاہم لچک، مسلسل محنت اور سیکھنے کا جذبہ ہی انسان کو نئے اور بہتر مواقع کی جانب لے جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس جدوجہد کے دوران

ادارے کی علمی خدمات اور شاندار روایات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ ملک کے قدیم ترین اور معتبر تعلیمی اداروں میں شمار ہوتا ہے، جس نے طب کے میدان میں عالمی سطح پر نام پیدا کیا ہے۔ دنیا کی پہلی زینوٹرانسپلانٹیشن سے لے کر ایس آئی یو ٹی جیسے اداروں کے قیام تک، ڈاؤ کے طلبہ نے پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔

سطح پر تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ وائس چانسلر نے اس کامیابی کا سہرا ادارے کی قیادت، حکومتِ سندھ کی سرپرستی اور طلبہ و والدین کے اعتماد کو قرار دیا۔ وائس چانسلر نے فارغ التحصیل طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ اپنے والدین کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہ کریں اور ان کی خدمت کو اپنا فرض

کے پندرھویں کانووکیشن میں ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس، فارم ڈی اور ڈی پی ٹی سمیت الائیڈ ہیلتھ سائنسز 2 ہزار 894 طلبہ و طالبات کو ڈگریاں تفویض کی گئیں کانووکیشن کا انعقاد اوجھا کیمپس کرکٹ گراؤنڈ میں ہوا، ڈاؤ

انسانی جانوں اور اخلاقی اقدار کی پاسداری ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ ہے، اور مجھے آپ کے لیے ہمیشہ مثبت امید اور کامل یقین ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے ڈاؤ یونیورسٹی کے پندرھویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا جس سے ان کے علاوہ کانووکیشن کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر صبا سہیل و دیگر نے بھی خطاب کیا جبکہ پرو وائس چانسلر پروفیسر جہاں آرا حسن ،کنٹرولر اگزامینیشن محسنہ زبیی، ڈاؤ انٹرنیشنل میڈیکل کالج کی پرنسپل پروفیسر عظمیٰ بخاری، سمیت فیکلٹی ،طلبا وطالبات اور والدین کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر نازلی حسین نے کہا کہ ڈاؤ میڈیکل کالج نے حال ہی میں اپنے 80 سالہ تعلیمی سفر کی تکمیل کی ہے، جو اس

وائس چانسلر نے کہا کہ ڈاؤ میڈیکل کالج نے حال ہی میں اپنے 80 سالہ تعلیمی سفر کی تکمیل کی ہے، جو اس ادارے کی علمی خدمات اور شاندار روایات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ ملک کے قدیم ترین اور معتبر تعلیمی اداروں میں شمار ہوتا ہے، جس نے طب کے میدان میں عالمی سطح پر نام پیدا کیا ہے۔ دنیا کی پہلی زینوٹرانسپلانٹیشن سے لے کر ایس آئی یو ٹی جیسے اداروں کے قیام تک، ڈاؤ کے طلبہ نے پاکستان کا نام روشن کیا ہیانہوں نے کہا کہ یونیورسٹی آج ایک وسیع تعلیمی نظام کی شکل اختیار کرچکی ہے، جس کے تحت 20 سے زائد ذیلی ادارے انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ

سمجھیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر طلبہ اعلیٰ تعلیم کے لیے بیرونِ ملک بھی جائیں تو اپنی مہارتیں نکھار کر وطن واپس آئیں اور اپنے ملک و قوم کی خدمت کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سول اسپتال اور ڈاؤ اسپتال میں مریضوں کے ساتھ عملی تربیت کے دوران جو تجربہ حاصل ہوتا ہے، وہ دنیا کے کسی اور مقام پر میسر نہیں آتا۔ وائس چانسلر نے کہا کہ یونیورسٹی اپنے طلبہ کے لیے ماں کی مانند ہے، جو ہمیشہ اپنے بچوں کو خوش آمدید کہتی ہے، اور سابق طلبہ کو چاہیے کہ وہ ایلومنائی پورٹل کے ذریعے ادارے سے رابطہ برقرار رکھیں۔

ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز

یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر اشعر آفاق نے ایم بی بی ایس کے طلبہ وطالبات سے انسانیت کی بلاامتیاز رنگ ونسل خدمت کا حلف لیا اور چیئر پرسن کانووکیشن کمیٹی پروفیسر صبا سہیل نیافتتاحی خطاب میں کہا کہ کانووکیشن کا دن اہم ہے مجھے امید ہے کہ آپ ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا نام روشن کریں گے انہوں نے یاددہانی کروائی کہ اپنے پیاروں اور ملک کو نہ بھولیں، آپ ہی ہیں جو طب کے میدان میں تبدیلی لا سکتے ہیں، کانووکیشن کمیٹی کی سیکریٹری پروفیسر رملہ ناز نے گریجویٹس کو مبارکباد دی کانووکیشن میں میڈیسن کے شعبے کے مایہ ناز ڈاؤ میڈیکل کالج کے سابق پروفیسر محمد شفیع قریشی مرحوم کے نام سے موسوم بیسٹ گریجویٹ ایوارڈ ڈاؤ میڈیکل کالج کی طالبہ تانیر فاطمہ کو دیا گیا علاوہ ازیں ڈاؤ میڈیکل کالج سمیت یونیورسٹی کے تیرہ انسٹی ٹیوٹ اور کالجز کے تین تین بیسٹ گریجویٹس کو بالترتیب گولڈ ،سلور، برونز میڈل دیئے کل 67

میڈل دیئے گئے 2894 پاس آؤٹ طلبا میں ڈاؤ میڈیکل کالج کے 330 گریجویٹس، ڈاؤ انٹرنیشنل میڈیکل کالج کے 145 میڈیکل گریجویٹس ، ، ڈاکٹر عشرت العباد انسٹی ٹیوٹ آف اورل ہیلتھ سائنسز کے 94 ڈینٹل گریجویٹس ، ڈاؤ انٹرنیشنل ڈینٹل کالج کے 49، ڈاؤ ڈینٹل کالج کے 52، ڈاؤ کالج آف فارمیسی کے 149، بی بی اے 46، اسکول آف ڈینٹل کیئر پروفیشنلز کے 26، ڈاؤ کالج آف بائیوٹیکنالوجی کے 83، بی ایس میڈیکل ٹیکنالوجی کے 97، بی ایس اوپٹومیٹری کے 29، بی ایس پی ایم آر کے 92، بی ایس ریڈیولوجیکل ٹیکنالوجی کے 20، بی ایس نرسنگ کے 101، پوسٹ آر این بی ایس نرسنگ کے 1، اسکول آف پوسٹ گریجویٹ اسٹڈیز پی ایچ ڈی کے 3، ایم فل کے 10، ایم ڈی کے 2، ایم ایس کے 1، ایم ایس اے پی ٹی کے 5، ایم پی ایچ کے 14، ایم ایس بی ای کے 13، ایم ڈی ایس کے 9، ایم فل فارمیسی کے 3، ای ایم بی اے کے 11، ایم بی اے کے 7، ایم ایچ پی ای کے 16، ایم ایس نرسنگ 1، کارڈیو ڈپلومہ کے 1، ڈی ایم آر ڈی کے 4، ایکو ڈپلومہ کے 2 طلبہ وطالبات کو ڈگریاں عطا کی گئیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر کہ ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کپندرویں کانوکیشن کے موقع پر 22 گولڈ میڈلز میں سے 21 لڑکیوں نے حاصل کر لیے جبکہ صرف ایک گولڈ میڈل لڑکے کے حصے میں آسکا جو ڈاؤ انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل ٹیکنالوجی کے طالب علم ایم حمزہ صدیقی نے حاصل کیا مجموعی طور پر 66 گولڈ، سلور اور برونز میڈل میں سےلڑکوں کے حصے میں صرف ایک ایک میڈل آیا جبکہ لڑکیوں نے 21 , 21 گولڈ ،سلور اور برونز میڈل حاصل کرلیے جبکہ 13 بیسٹ گریجویٹس ایوارڈز میں سے ایک بھی لڑکوں کے حصے میں نہ آسکا تمام کے تمام لڑکیوں نے حاصل کرلیے۔

توانائی کے شعبے میں روسی تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں، وفاقی وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب

کنزیومر واچ رپورٹ

وفاقی وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب کے حالیہ بیان نے پاکستان اور روس کے درمیان توانائی اور صنعتی تعاون کے نئے امکانات کو ایک بار پھر نمایاں کر دیا ہے۔ ان کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان تیل کی تلاش، پیداوار اور ریفائننگ کے شعبوں میں بات چیت جاری ہے، جو مستقبل میں باہمی اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق روسی خبر رساں ایجنسی آر آئی اے کو دیے گئے انٹرویو میں محمد اورنگزیب نے واضح کیا کہ روس توانائی کے شعبے میں وسیع تجربہ رکھتا ہے اور اگر اس تجربے سے پاکستان فائدہ اٹھا سکے تو یہ ملک کے لیے ایک مثبت پیش رفت ہوگی۔

وزیرِ خزانہ کا کہنا تھا کہ تیل کی تلاش، پیداوار اور ریفائننگ ایسے شعبے ہیں جن میں روس کو عالمی سطح پر مہارت حاصل ہے۔ ان کے بقول، اگر روس ان شعبوں میں پاکستان کے ساتھ کسی معاہدے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو یہ پاکستان کے لیے باعثِ مسرت ہوگا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس وقت یہ معاملہ دونوں ممالک کی وزارتِ توانائی کے درمیان زیرِ غور ہے، اور تکنیکی و مالی پہلوؤں پر بات چیت جاری ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان توانائی کے بحران سے نمٹنے کے لیے متبادل اور طویل المدتی حل تلاش کر رہا ہے۔

یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان کو توانائی کے شدید مسائل کا سامنا ہے۔ تیل اور گیس کی درآمدات پر بھاری زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے، جس سے ملکی معیشت پر دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ توانائی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، بجلی کی پیداوار کے مسائل اور گردشی قرضہ جیسے چیلنجز نے حکومت کو مجبور کیا ہے کہ وہ نئے شراکت داروں اور وسائل کی تلاش کرے۔ اس تناظر میں روس کے ساتھ تعاون پاکستان کے لیے ایک متبادل راستہ فراہم کر سکتا ہے۔

یاد رہے کہ روس کے وزیرِ توانائی سرگئی تسیویلیوف نے گزشتہ برس نومبر میں کہا تھا کہ روس نے پاکستان میں ایک ریفائنری کو اپ گریڈ کرنے کے معاملے پر بھی بات چیت کی ہے، جس میں روسی کمپنیاں شامل ہیں۔ پاکستان میں موجودہ ریفائنریز پرانی ٹیکنالوجی پر کام کر رہی ہیں اور ان کی پیداواری صلاحیت محدود ہے۔ اگر روسی تعاون سے ان ریفائنریز کو جدید بنایا جاتا ہے تو نہ صرف مقامی سطح پر بہتر معیار کا ایندھن تیار ہو سکے گا بلکہ درآمدات پر انحصار بھی کم ہو سکتا ہے۔

گزشتہ چند برسوں میں پاکستان اور روس کے تعلقات میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ یوکرین تنازع کے بعد مغربی پابندیوں کے باعث روس نئی توانائی منڈیوں کی تلاش میں ہے، جبکہ پاکستان اپنی بڑھتی ہوئی توانائی ضروریات کو کم لاگت میں پورا کرنے کا خواہاں ہے۔ یہی مشترکہ مفادات دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لا رہے ہیں۔ 2023 میں پاکستان نے پہلی بار روسی خام تیل کی خریداری کا آغاز کیا تھا، جسے ایک اہم سنگِ میل قرار دیا جاتا ہے۔ اس اقدام سے پاکستان کو نسبتاً سستا تیل حاصل ہوا اور توانائی کے شعبے میں تنوع پیدا ہوا۔

ماہرین کے مطابق اگر پاکستان اور روس کے درمیان تیل کی تلاش اور پیداوار کے مشترکہ منصوبے شروع ہو جاتے ہیں تو اس کے طویل المدتی فوائد ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں تیل اور گیس کے کئی ممکنہ ذخائر موجود ہیں، لیکن تکنیکی مہارت اور سرمایہ کاری کی کمی کے باعث ان سے مکمل فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ روسی کمپنیاں اس خلا کو پُر کر سکتی ہیں، کیونکہ انہیں مشکل جغرافیائی حالات میں بھی تیل و گیس نکالنے کا تجربہ حاصل ہے۔

توانائی کے علاوہ صنعتی شعبے میں بھی دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے امکانات زیرِ غور ہیں۔ آر آئی اے کی رپورٹ کے مطابق محمد اورنگزیب نے بتایا کہ پاکستان اور روس ایک اور اسٹیل پلانٹ کے قیام کے امکان پر بھی غور کر رہے ہیں۔ یہ بیان پاکستان اسٹیل ملز کے پس منظر میں خاص اہمیت رکھتا ہے، جو برسوں سے خسارے کا شکار ہے۔ اگر روس کے تعاون سے ایک نیا اور جدید اسٹیل پلانٹ قائم ہوتا ہے تو اس سے نہ صرف مقامی صنعت کو فروغ ملے گا بلکہ روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

اسٹیل کا شعبہ کسی بھی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ تعمیرات، انفراسٹرکچر اور صنعتی ترقی کا دارومدار اسی پر ہوتا ہے۔ پاکستان میں اسٹیل کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے بڑی مقدار میں درآمدات کی جاتی ہیں، جس سے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ پڑتا ہے۔ روس کے ساتھ مشترکہ منصوبہ اس مسئلے کا جزوی حل بن سکتا ہے اور پاکستان کو صنعتی خود کفالت کی جانب لے جا سکتا ہے۔

تاہم، ماہرین یہ بھی خبردار کرتے ہیں کہ ایسے بڑے منصوبوں کے لیے شفاف معاہدوں، واضح پالیسی اور سیاسی استحکام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماضی میں کئی بین الاقوامی منصوبے بیوروکریسی، پالیسی میں تسلسل کی کمی اور سیاسی عدم استحکام کے باعث تاخیر یا ناکامی کا شکار ہوئے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت ان ممکنہ معاہدوں کو عملی شکل دینے کے لیے جامع حکمتِ عملی اپنائے۔

بین الاقوامی سطح پر بھی پاکستان اور روس کے بڑھتے ہوئے روابط کو بغور دیکھا جا رہا ہے۔ پاکستان روایتی طور پر مغربی ممالک اور خلیجی ریاستوں کے ساتھ توانائی کے شعبے میں تعاون کرتا رہا ہے، جبکہ روس کے ساتھ بڑھتا ہوا تعاون اس کی خارجہ پالیسی میں توازن کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ پاکستان کسی ایک بلاک تک محدود رہنے کے بجائے اپنے قومی مفادات کے تحت تمام ممالک کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینا چاہتا ہے۔

مجموعی طور پر وفاقی وزیرِ خزانہ کے بیان سے یہ تاثر ملتا ہے کہ پاکستان توانائی اور صنعتی شعبوں میں روس کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اگر یہ بات چیت عملی معاہدوں میں تبدیل ہو جاتی ہے تو اس کے اثرات نہ صرف توانائی کے شعبے بلکہ مجموعی معیشت پر بھی مرتب ہوں گے۔ سستا ایندھن، مقامی پیداوار میں اضافہ، صنعتی ترقی اور روزگار کے مواقع ایسے فوائد ہیں جو پاکستان کو اس تعاون سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان تیل، گیس اور صنعتی شعبوں میں ممکنہ تعاون ایک اہم پیش رفت ہے، جو بدلتے ہوئے عالمی حالات میں پاکستان کی معاشی ضروریات اور روس کی نئی منڈیوں کی تلاش کے تقاضوں کو یکجا کرتا ہے۔ آنے والے مہینوں میں یہ بات چیت کس حد تک عملی شکل اختیار کرتی ہے، اس پر نہ صرف پاکستان بلکہ خطے کے دیگر ممالک کی نظریں بھی جمی ہوئی ہیں۔

امریکا میں ماریجوانا کی تاریخ، معاشرتی قبولیت اور صدر ٹرمپ کا کردار

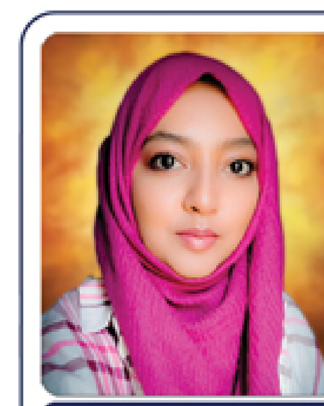
جہانِ امریکا
حمیرا گُل تشنہ

ماریجوانا (گانجہ) امریکا میں ایک متنازعہ اور پیچیدہ موضوع رہا ہے جس کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ یہ پودا نہ صرف طبی، معاشی اور معاشرتی حلقوں میں زیر بحث رہا بلکہ قانونی نظام کی ترقی پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔

ماریجوانا امریکا میں کولمبس سے پہلے کے زمانے سے موجود رہا ہے۔ قدیم مقامی امریکی قبائل نے اسے روحانی اور طبی مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ تاہم، جدید امریکی تاریخ میں اس کی کہانی 16ویں صدی میں شروع ہوتی ہے جب یورپی مہاجرین ہیمپ (بھنگ) کی کاشت لائے، جو ماریجوانا ہی کی ایک قسم ہے، جسے رسیاں، کپڑے اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

19ویں صدی میں، ماریجوانا کو عام طور پر ادویات کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور یہ فارمیسیوں میں دستیاب تھا۔ اسے درد، بے خوابی اور متلی جیسی بیماریوں کے علاج کے لیے تجویز کیا جاتا تھا۔ 20ویں صدی کے آغاز تک، ماریجوانا کا استعمال نسبتاً غیر متنازعہ تھا۔

صورت حال 1910 سے 1930 کے درمیان بدلی، جب میکسیکو سے ہونے والی بڑی پیمانے پر ہجرت کے نتیجے میں امریکی معاشرے میں "ریکر میری جین" کا تعارف ہوا۔ اس وقت نسل پرستانہ تعصّبات نے ماریجوانا کے خلاف مہم کو ہوا دی، جسے میکسیکن تارکین وطن اور افریقی امریکی کمیونٹیز سے جوڑ کر دیکھا جاتا تھا۔

1937 میں "ماریجوانا ٹیکس ایکٹ" نے پہلی بار وفاقی سطح پر ماریجوانا کو غیر قانونی قرار دیا۔ اس قانون سازی کے پیچھے ہیری اینسلنگر، فیڈرل بیورو آف نارکوٹکس کے سربراہ، کی مہم تھی جنہوں نے ماریجوانا کو تشدد اور جنون سے جوڑنے والی پروپیگنڈا مہم چلائی۔ اس کے بعد 1970 میں "کنٹرولڈ سبسٹینس ایکٹ" آیا، جس نے ماریجوانا کو شیڈول I ڈرگ کے طور پر درجہ بندی کیا، جو ہیروئن کے برابر خطرناک سمجھا گیا، حالانکہ اس کی طبی افادیت کے شواہد موجود تھے۔

1970 کی دہائی میں صدر رچرڈ نکسون نے "منشیات کے خلاف جنگ" کا اعلان کیا، جس نے ماریجوانا کے خلاف سخت اقدامات کو مزید تقویت دی۔ اس پالیسی نے نہ صرف ماریجوانا کے استعمال کو جرم قرار دیا بلکہ اس کے نتیجے میں لاکھوں افراد خصوصاً اقلیتی گروہوں کو گرفتار کیا گیا۔ 1980 کی دہائی میں صدر رونالڈ ریگن کے دور میں اس جنگ میں اور شدت آئی، جس میں مانڈیل کے کم از کم سزائیں قوانین متعارف کرائے گئے، جن کے تحت ماریجوانا کے استعمال پر طویل قید کی سزائیں دی جانے لگیں۔

تاہم، 1990 کی دہائی میں معاشرتی رویوں میں تبدیلی آنا شروع ہوئی۔ کیلیفورنیا نے 1996 میں پہلی بار طبی مقاصد کے لیے ماریجوانا کے استعمال کو قانونی قرار دیا۔ یہ فیصلہ ایڈز اور کینسر کے مریضوں کی تکالیف کو کم کرنے کی کوششوں کا حصہ تھا۔ اس کے بعد دیگر ریاستیں بھی اس راستے پر چل پڑیں۔

21ویں صدی میں ماریجوانا کے حوالے سے امریکی عوامی رائے میں ڈرامائی تبدیلی آئی۔ 2012 میں کولوراڈو اور واشنگٹن نے تفریحی مقاصد کے لیے ماریجوانا کو قانونی قرار دینے والی پہلی ریاستیں بنیں۔ اس کے بعد سے، متعدد دیگر ریاستوں نے بھی اسی راستے پر چلنے کا فیصلہ کیا۔

آج، 37 ریاستوں نے کسی نہ کسی شکل میں طبی ماریجوانا کو قانونی قرار دے دیا ہے، جبکہ 18 ریاستوں نے تفریحی استعمال کے لیے اسے قانونی بنا دیا ہے۔ اس تبدیلی کے پیچھے معاشی، سماجی اور طبی عوامل کارفرما ہیں:

معاشی فوائد: ماریجوانا کی قانونی صنعت نے ہزاروں نوکریاں پیدا کی ہیں اور ریاستی حکومتوں کو ٹیکس ریونیو میں اربوں ڈالر کا اضافہ کیا ہے۔

طبی فوائد: متعدد مطالعات نے ماریجوانا کے طبی فوائد کو ثابت کیا ہے، خاص طور پر درد، متلی، مرگی اور پی ٹی ایس ڈی جیسے حالات کے علاج میں۔

نسلی انصاف: ماریجوانا کے خلاف جنگ کے نتیجے میں غیر متناسب طور پر اقلیتی آبادی متاثر ہوئی، اور قانونی کاری اس عدم مساوات کو دور کرنے کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔

عوامی رائے میں تبدیلی: گیلپ پول کے مطابق، 2021 میں 68% امریکیوں نے ماریجوانا کی مکمل قانونی کاری کی حمایت کی، جو 1969 میں محض 12% تھی۔

سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ماریجوانا کے معاملے پر ایک متنازعہ اور بعض اوقات متضاد موقف اختیار کیا۔ 2016 کے انتخابی مہم کے دوران، ٹرمپ نے کہا تھا کہ ماریجوانا کو قانونی بنانے کا فیصلہ ریاستوں پر چھوڑ دینا چاہیے۔ انہوں نے طبی ماریجوانا کی حمایت کا اظہار کیا لیکن تفریحی استعمال کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا۔

پہلا، جیف سیشنز کا تقرر: ٹرمپ نے جیف سیشنز کو اٹارنی جنرل مقرر کیا، جو ماریجوانا کے سخت خلاف تھے۔ سیشنز نے اوباما دور کی "کول میمو" کو ختم کر دیا، جس نے وفاقی سطح پر ان ریاستوں میں ماریجوانا کے خلاف کارروائی سے گریز کیا تھا جہاں یہ قانونی تھا۔

دوسرا، ایکٹ: STEPFIRST 2018 میں، ٹرمپ نے اس قانون پر دستخط کیے جس نے ماریجوانا سے متعلقہ بعض جرائم کی سزاؤں میں کمی کی راہ ہموار کی۔ یہ اقدام دو جماعتی حمایت کا حامل تھا۔

تیسرا، تحقیقی زرعی بل 2018: ٹرمپ نے ہیمپ (بھنگ) کو کنٹرولڈ سبسٹینس ایکٹ کی فہرست سے ہٹانے والے بل پر دستخط کیے، جس سے اس کی کاشت اور تحقیق کو قانونی حیثیت مل گئی۔

ٹرمپ نے اکثر کہا کہ وہ ریاستوں کو یہ حق دینے کے حق میں ہیں کہ وہ اپنی ماریجوانا پالیسیاں خود طے کریں، لیکن انہوں نے وفاقی سطح پر مکمل قانونی کاری کی حمایت نہیں کی۔ ان کا موقف تھا کہ اس معاملے پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے، خاص طور پر نوجوانوں پر اس کے اثرات کے حوالے سے۔

موجودہ دور میں ماریجوانا کا معاملہ امریکی سیاست میں اہم مقام رکھتا ہے۔ صدر جو بائیڈن نے ماریجوانا سے متعلقہ سزاؤں میں نرمی، ریاستی حقوق کا احترام اور ممکنہ طور پر وفاقی سطح پر قانونی کاری کے وعدے کیے تھے۔

وفاقی اور ریاستی قوانین کے درمیان تضاد ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ریاستی سطح پر قانونی ہونے کے باوجود، وفاقی قانون کے تحت ماریجوانا اب بھی غیر قانونی ہے، جس کے نتیجے میں بینکاری، تحقیقات اور بین ریاستی تجارت میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

پہلا، وفاقی سطح پر قانونی کاری: کانگریس کے ذریعے ماریجوانا کو کنٹرولڈ سبسٹینس ایکٹ کی فہرست سے ہٹایا جا سکتا ہے۔

دوسرا، ریاستی حقوق کا تحفظ: ریاستوں کو مکمل اختیار دیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے قوانین خود بنائیں۔

تیسرا، حالتِ موجودہ کا تسلسل: وفاقی اور ریاستی قوانین کے درمیان تضاد برقرار رہ سکتا ہے۔

امریکا میں ماریجوانا کی تاریخ معاشرتی رویوں، سیاسی رجحانات اور قانونی نظام کے باہمی تعامل کی عکاس ہے۔ ابتدائی قبولیت سے لے کر سخت ممنوعیت اور پھر آہستہ آہستہ قانونی کاری کی طرف سفر نے امریکی جمہوریت کی لچک اور تبدیلی کی صلاحیت کو ظاہر کیا ہے۔

سابق صدر ٹرمپ کا کردار اس سلسلے میں اہم رہا ہے، جنہوں نے ریاستی حقوق کے اصول کو تقویت دی لیکن وفاقی سطح پر قانونی کاری کی طرف واضح قدم نہیں اٹھایا۔ ان کی پالیسیوں نے ماریجوانا کی صنعت کو ترقی دینے میں مدد کی، لیکن وفاقی قانون میں بنیادی تبدیلیوں سے گریز کیا گیا۔

لیکن اب 2025 میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کر کے وفاقی سطح پر ماریجوانا کی از سر نو درجہ بندی کے عمل میں تیزی لانے کا حکم دیا ہے، جو کینابیس صنعت کی جانب سے شدید لابنگ کے بعد عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ اقدام وفاقی قانون میں ماریجوانا کی موجودہ درجہ بندی میں تاریخی تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

ٹرمپ کا یہ ایگزیکٹو آرڈر منشیات کے خلاف جنگ کی پالیسیوں میں ایک اہم موڑ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس حکم نامے کے تحت:

1) ڈرگ انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن (DEA) کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کنٹرولڈ سبسٹینسز ایکٹ کے تحت ماریجوانا کی موجودہ درجہ بندی (شیڈول I منشیات) پر از سر نو غور کرے۔

2) صحت اور انسانی خدمات کے محکمے (HHS) اور عدلیہ کے محکمے کو عمل میں تیزی لانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

3) 90 دن کے اندر تجاویز پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو عام طور پر سالوں تک جاری رہنے والے عمل کو تیز کرنے کی ایک کوشش ہے۔

ٹرمپ کا یہ فیصلہ ماریجوانا کے حوالے سے امریکی پالیسی میں ایک اہم موڑ ہے۔ اگرچہ یہ مکمل وفاقی قانونی کاری نہیں ہے، لیکن یہ درجہ بندی میں تبدیلی لاکھوں امریکیوں کے لیے جو قانونی طور پر ماریجوانا استعمال کر رہے ہیں اور اربوں ڈالر کی صنعت کے لیے اہم اثرات رکھتی ہے۔

ماریجوانا کی قانونی کاری کا سفر صرف ایک پودے کے حوالے سے نہیں، بلکہ سماجی انصاف، معاشی ترقی، طبی تحقیق اور فرد کی آزادی کے بارے میں وسیع تر سوالات سے متعلق ہے۔ جیسے جیسے مزید ریاستیں ماریجوانا کو قانونی شکل دیتی جائیں گی، وفاقی سطح پر اصلاحات کا دباؤ بڑھتا جائے گا۔ امریکا میں ماریجوانا کی کہانی ایک ایسی قوم کی کہانی ہے جو اپنے ماضی کے فیصلوں پر نظر ثانی کر رہی ہے اور نئے سماجی معاہدے کی تشکیل کی کوشش کر رہی ہے۔

آئی ایم ایف کی شرائط اور پاکستان: معاشی استحکام کی قیمت

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان نے آئی ایم ایف کے تازہ ترین قرضہ پروگرام کے تحت توانائی، مالیاتی نظم وضبط، ٹیکس اصلاحات، سماجی تحفظ، اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ، مانیٹری پالیسی اور کرنسی سے متعلق 23 سخت شرائط مان کر ایک بار پھر اپنی معاشی سمت کا تعین بیرونی اداروں کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ یہ شرائط محض مالی تعاون کی قیمت نہیں بلکہ ایک ایسی معاشی حکمتِ عملی کی دستاویز ہیں جو پاکستان کے مالیاتی ڈھانچے کو مکمل طور پر تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم یہ تبدیلی کس سمت میں لے جائے گی؟ اس کا جواب پیچیدہ بھی ہے اور تشویش ناک بھی۔

سب سے پہلے ٹیکس اصلاحات کی بات کی جائے تو حکومت نے کھاد، کیڑے مار ادویات اور میٹھی اشیاء پر ایکسائز ڈیوٹی میں پانچ فیصد اضافے پر اتفاق کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مہنگی میٹھی مصنوعات پر الگ سے ڈیوٹی لگانے اور مختلف اشیاء کو معیاری 18 فیصد سیلز ٹیکس کی شرح پر منتقل کر کے ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے کی منظوری بھی دے دی گئی ہے۔ یہ اقدامات بظاہر ٹیکس آمدن بڑھانے کی کوشش ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ کھاد اور زرعی ادویات پر ٹیکس میں اضافہ براہِ راست کسانوں پر بوجھ ڈالے گا، جس کے اثرات بالآخر زرعی پیداوار، غذائی قیمتوں اور افراطِ زر کی شکل میں سامنے آئیں گے۔ پاکستانی معیشت پہلے ہی مہنگائی کے شدید دباؤ میں ہے، ایسے میں ایسے فیصلوں کے نتیجے میں عام آدمی کی مشکلات مزید بڑھیں گی۔

شوگر سیکٹر کی مکمل ڈی ریگولیشن بھی ایک اہم شرط ہے۔ بظاہر یہ فیصلہ مارکیٹ کو آزاد کرنے اور حکومتی مداخلت کم کرنے کی کوشش ہے، لیکن پاکستان میں طاقتور شوگر مافیا کے ہوتے ہوئے اس بات کا خدشہ بڑھ جاتا ہے کہ قیمتوں میں بے لگام اضافہ ہوگا اور صارف مزید مشکلات میں گھر جائے گا۔

حکومت بجلی کے ٹیرف میں ایڈجسٹمنٹ جاری رکھنے اور لائن لاسز کم کرنے کی پابند ہوگی، مگر عملی طور پر یہ ایڈجسٹمنٹ ہمیشہ صارفین پر ہی بوجھ بنتی ہے۔ بجلی کے نرخ پہلے ہی عام شہری کی قوتِ خرید سے باہر ہیں، ایسے میں مزید اضافے کا مطلب مزید مہنگائی اور صنعتی لاگت میں اضافہ ہوگا۔

ٹیکس انتظامی اصلاحات کے تحت 40 ہزار بڑے ریٹیلرز کو ملک گیر پوائنٹ آف سیل سسٹم سے منسلک کرنا اہم قدم ہے، لیکن اسے دو سال میں مکمل کرنا ایک بڑے انتظامی چیلنج کے مترادف ہے۔ اسی طرح صوبوں کا سیلز ٹیکس میں ہم آہنگ نظام کی طرف بڑھنا وفاق وصوبائی تنازعات کے باعث ایک پیچیدہ سیاسی مسئلہ بن سکتا ہے۔

توانائی کے شعبے میں صوبوں نے بجلی اور گیس پر کسی نئی سبسڈی نہ دینے پر اتفاق کیا ہے۔ یہ اقدام بظاہر مالی خسارہ کم کرنے کے لیے ضروری ہے لیکن عام صارف کے لیے اس کا مطلب مزید مہنگی گیس اور بجلی ہے۔ نئے آر ایل این جی بیرونی معاہدوں پر پابندی اور اوگرا کو 40 روز میں ٹیرف تعین کی ہدایت دراصل توانائی کے شعبے میں شفافیت بڑھانے کی کوشش ہے، مگر قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی ذمہ داری پھر بھی عوام کے کاندھوں پر ہی پڑے گی۔

سرمایہ کاری کے معاملے میں بھی سخت شرائط رکھی گئی ہیں۔ آئی ایم ایف نے پاکستان کو منع کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی سرمایہ کاری منصوبے کو مالی مراعات، سبسڈی یا حکومتی گارنٹی فراہم نہ کرے۔ یہ شرط بظاہر مالی نظم و ضبط کے لیے مناسب ہے، مگر اس کے نتیجے میں بڑے صنعتی منصوبوں اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کی حکومتی صلاحیت محدود ہو جائے گی۔ اسپیشل اکنامک زونز کے لیے نئی مراعات نہ دینا اور موجودہ مراعات کی تجدید نہ کرنا ملکی برآمدات کے فروغ کے لیے منفی اثرات بھی رکھ سکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے کردار میں بھی سختیاں بڑھا دی گئی ہیں۔ نہ صرف حکومتی سیکیورٹیز کی خریداری ختم کی جا رہی ہے بلکہ قرض پروگرام کے دوران اسٹیٹ بینک کو نئی قرض اسکیمیں متعارف کرانے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ کرنسی کی قدر کو مکمل طور پر لچکدار رکھنا، اگرچہ عالمی مالیاتی اصولوں کے مطابق ہے، مگر اس کا نتیجہ مقامی کرنسی کی مزید کمزوری کی صورت میں نکل سکتا ہے، جو پہلے ہی درآمدی اخراجات اور مہنگائی میں اضافے کا باعث ہے۔

گندم کی قیمت کے حوالے سے بھی سختی کی گئی ہے۔ حکومت اب نہ تو امدادی قیمت مقرر کر سکے گی اور نہ ہی درآمدات پر نئی ریگولیٹری ڈیوٹی لگا سکے گی۔ اس کا براہِ راست اثر ملکی فوڈ سیکیورٹی پر پڑ سکتا ہے، کیونکہ گزشتہ برسوں میں حکومتی پالیسی ہی نے کسان اور صارف دونوں کو کچھ تحفظ دیا تھا۔

ایس آئی ایف سی کو سرمایہ کاری مراعات دینے سے روکنا اور تمام منصوبوں کو پبلک انویسٹمنٹ فریم ورک کے تحت لانا بھی اہم تبدیلی ہے، مگر یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ ایسے ادارے، جو ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری لانے کے لیے بنائے گئے تھے، اب کس حد تک مؤثر رہ سکیں گے؟

قرض پروگرام میں سب سے نمایاں بات یہ ہے کہ پاکستان نے ان تمام شرائط کو اس وقت تسلیم کیا جب ادائیگیوں کا خسارہ 3.3 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح کو چھو رہا تھا۔ اس معاشی دباؤ میں حکومت کے پاس آئی ایم ایف کی شرائط ماننے کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا، لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ شرائط پاکستان کی معیشت کو دیرپا استحکام دے سکیں گی یا یہ ایک اور عارضی سہارا ثابت ہوں گی؟

آئی ایم ایف کے پروگرام تاریخی طور پر پاکستان میں مالیاتی نظم وضبط تو لاتے ہیں مگر معاشی ترقی کا پہیہ سست کر دیتے ہیں۔ ٹیکسوں میں اضافہ، سبسڈی کا خاتمہ، بجلی و گیس کے نرخوں میں اضافہ، کرنسی کی مزید گراوٹ اور سرمایہ کاری کے لیے مراعات ختم کرنا — یہ سب ایسے اقدامات ہیں جو عوامی مشکلات میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کو طویل المدتی اصلاحات کی ضرورت ہے، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ یک دم سخت اقدامات عوام کی برداشت سے باہر ہو چکے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ آئی ایم ایف پروگرام کے ساتھ ساتھ ملکی ترقی، روزگار، صنعت اور زراعت کے لیے ایسی پالیسیاں بھی ترتیب دے جو عوام کے لیے معاشی ریلیف اور مستقل استحکام کا ذریعہ بن سکیں۔ بصورتِ دیگر یہ شرائط چند برس بعد ایک نئے بحران کی بنیاد رکھ دیں گی — اور پاکستان ایک بار پھر کسی نئے پروگرام کی تلاش میں آئی ایم ایف کے دروازے پر کھڑا ہوگا۔

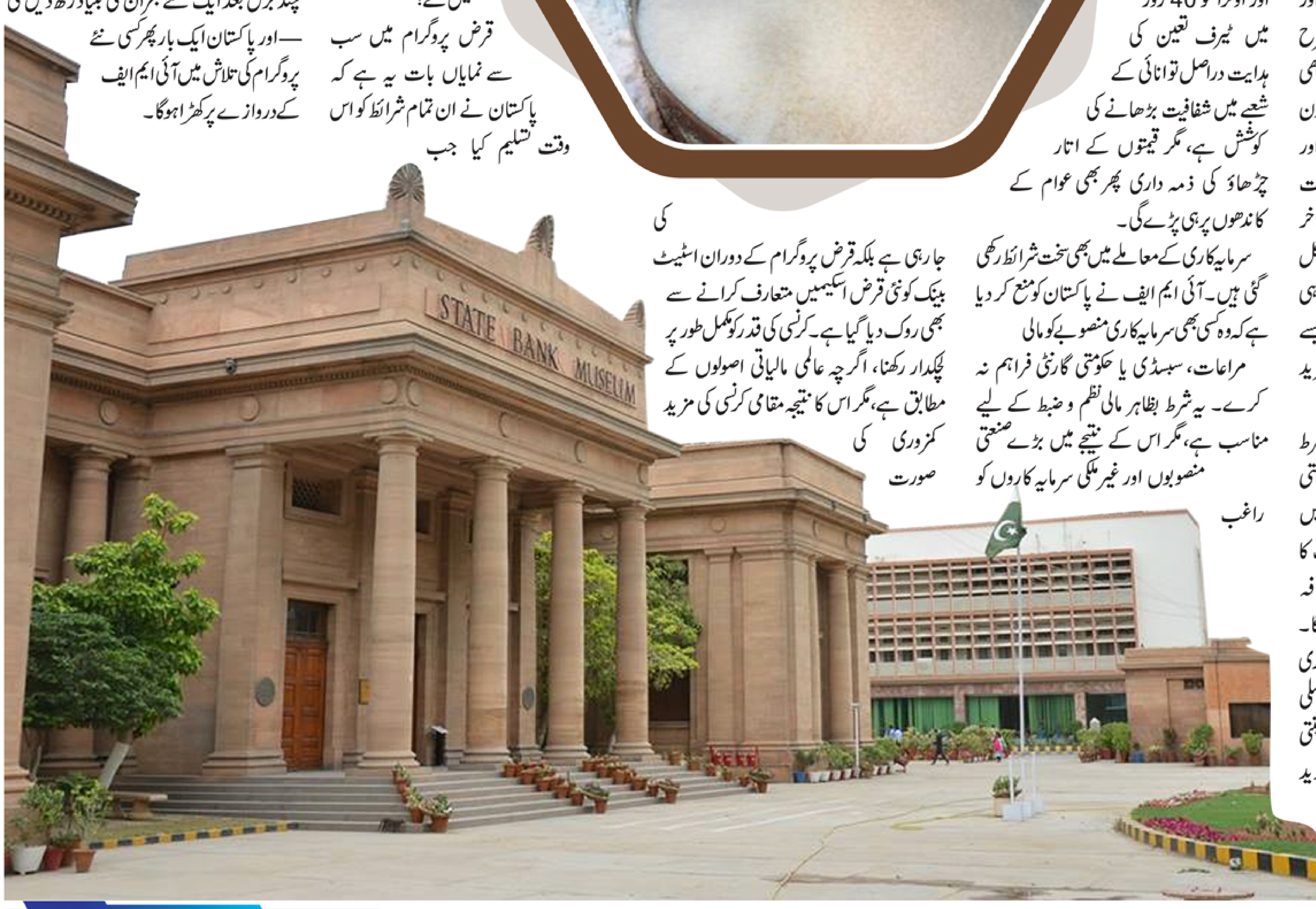

کویت کی پاکستان میں سرمایہ کاری میں گہری دلچسپی

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان اور کویت کے درمیان دیرینہ برادرانہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کی غرض سے وفاقی وزیر برائے پیٹرولیم علی پرویز ملک نے حالیہ دنوں میں کویت کا سرکاری دورہ کیا، جس کے دوران توانائی، تجارت اور سرمایہ کاری کے مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس دورے کو دونوں ممالک کے معاشی اور تزویراتی تعلقات کے تناظر میں نہایت اہم قرار دیا جا رہا ہے، کیونکہ کویتی قیادت نے پاکستان میں سرمایہ کاری میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ دورے کے دوران وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک نے کویت کے وزیرِ خزانہ ڈاکٹر صبیح المخیزیم سے اہم ملاقات کی، جس میں دوطرفہ تعاون کے فروغ پر اتفاق کیا گیا۔ ملاقات میں توانائی کے شعبے بالخصوص تیل و گیس، ریفائننگ، قابلِ تجدید توانائی، تجارت اور سرمایہ کاری کے امکانات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔

دونوں رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان اور کویت کے درمیان معاشی شراکت داری کو ایک نئی سطح پر لے جانے کی ضرورت ہے تاکہ دونوں ممالک باہمی فوائد حاصل کر سکیں۔ کویتی وزیرِ خزانہ ڈاکٹر صبیح المخیزیم نے پاکستان میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ کویت انویسٹمنٹ اتھارٹی پاکستان میں نئی سرمایہ کاری کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک بڑی مارکیٹ، نوجوان افرادی قوت اور اسٹریٹجک جغرافیائی محلِ وقوع کا حامل ملک ہے، جو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش مواقع فراہم کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کویت پاکستان کے ساتھ معاشی تعاون کو مزید وسعت دینا چاہتا ہے اور مختلف شعبوں میں مشترکہ منصوبوں پر کام کرنے کے لیے آمادہ ہے۔

اس موقع پر وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک نے کویتی قیادت کو یقین دلایا کہ حکومتِ پاکستان غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ہر ممکن سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت سرمایہ کاری دوست پالیسیوں پر عمل پیرا ہے اور کاروباری ماحول کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اصلاحات متعارف کروائی گئی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں توانائی، بنیادی ڈھانچے، زراعت، آئی ٹی اور صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں جن سے کویتی سرمایہ کار فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اپنے دورے کے دوران وزیر پیٹرولیم نے میزان بینک پاکستان کے چیئرمین ریاض الادریسی سے بھی ملاقات کی۔ اس ملاقات میں پاکستان کے مالیاتی شعبے، اسلامی بینکاری اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے کردار پر گفتگو کی گئی۔ علی پرویز ملک نے میزان بینک کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ میزان بینک پاکستان میں کامیاب غیر ملکی سرمایہ کاری کی ایک روشن مثال ہے، جس نے نہ صرف اسلامی بینکاری کو فروغ دیا بلکہ مالیاتی نظام کے استحکام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی کامیاب مثالیں دیگر غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے بھی اعتماد کا باعث بن سکتی ہیں۔ وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک نے کویت فنڈ برائے اقتصادی ترقی کے ڈائریکٹر جنرل ولید شملان احمد سے بھی ملاقات کی، جس میں پاکستان کے سماجی و اقتصادی ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈنگ بڑھانے پر تبادلہ؟ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران تعلیم، صحت، توانائی، پانی اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق منصوبوں پر خصوصی توجہ دی گئی۔ علی پرویز ملک نے کہا کہ کویت فنڈ کی معاونت سے پاکستان میں متعدد اہم ترقیاتی منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، جن سے عوام کو براہِ راست فائدہ پہنچا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی کویت فنڈ پاکستان کی ترقی میں فعال کردار ادا کرتا رہے گا۔ اسی سلسلے میں وزیر پیٹرولیم نے کویت انویسٹمنٹ اتھارٹی کے ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر سے بھی ملاقات کی، جس میں پاکستان اور کویت کے درمیان ادارہ جاتی تعاون کو فروغ دینے اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع تلاش کرنے پر اتفاق ہوا۔ ملاقات میں اس بات پر زور دیا گیا کہ دونوں ممالک کے سرکاری اور نجی اداروں کے درمیان روابط کو مضبوط بنایا جائے تاکہ سرمایہ کاری کے منصوبوں پر مؤثر عمل درآمد ممکن ہو سکے۔ علی پرویز ملک نے اس موقع پر کہا کہ پاکستان کو توانائی کے شعبے میں جدید ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کی اشد ضرورت ہے، اور کویت اس ضمن میں ایک قابلِ اعتماد شراکت دار ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیل و گیس کے شعبے میں کویت کا وسیع تجربہ اور مہارت پاکستان کے لیے انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہے، جبکہ پاکستان کویت کے لیے ایک ابھرتی ہوئی اور منافع بخش مارکیٹ ہے۔ ماہرین کے مطابق وزیر پیٹرولیم کا یہ دورہ نہ صرف پاکستان اور کویت کے درمیان معاشی تعلقات کو نئی جہت دے گا بلکہ خطے میں توانائی کے شعبے میں تعاون کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ کویتی سرمایہ کاری کی آمد سے پاکستان میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، توانائی کے بحران پر قابو پانے میں مدد ملے گی اور مجموعی طور پر ملکی معیشت کو تقویت حاصل ہوگی۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک کا دورۂ کویت پاکستان کی معاشی سفارت کاری کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت ہے۔ کویتی قیادت کی جانب سے پاکستان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی کا اظہار اس بات کا ثبوت ہے کہ عالمی سطح پر پاکستان کو ایک ابھرتی ہوئی معیشت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اگر ان ملاقاتوں کے نتائج کو عملی شکل دی گئی تو مستقبل میں پاکستان اور کویت کے تعلقات مزید مضبوط اور مستحکم ہو سکتے ہیں، جو دونوں ممالک کے عوام کے لیے ترقی اور خوشحالی کا باعث بنیں گے۔

پاکستان سوشل کلب عمان کی عبوری کمیٹی کی تقریب حلف برداری

رپورٹ: عذرا علیم

پاکستان سوشل کلب عمان کی عبوری کمیٹی کی حلف برداری کی تقریب 12 دسمبر کو پارک ان ریڈیسن ہوٹل میں منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک و ہدیہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس موقع پر عمان اور پاکستان کے قومی ترانے پیش کیے گئے

اس پروقار تقریب کے مہمان خصوصی عزت مآب سفیر پاکستان ڈاکٹر سید نوید صفدر بخاری تھے جبکہ مہمان اعزاز سید فیاض علی شاہ (عمان میں پاکستانی اور پاکستانی عمان کمیونٹی کے شیخ) ایس ایف جی کے بانی اور چیئرمین تھے۔ وزارت عوامی فلاح و بہبود و ترقی عمان کی جانب سے مہمانان ذی وقار عبدالرحیم بن سیف الخروسی/ سماجی ذمہ داری کے ماہر، شبیب بن شمس الزادجلی/ تعلقات عامہ کے ماہر، میاں محمد منیر سابق چیئرمین شامل تھے۔

پاکستان سوشل کلب عمان انٹیرم کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کاشف احمد زعیم نے خطبہ استقبالیہ میں تقریب میں تشریف فرما معزز مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور عبوری کمیٹی کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے اراکین اور ان کے تفویض کردہ عہدیداروں کا جامع تعارف پیش کیا اور کلب کے اتحاد، شفافیت اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لیے عزم و استقامت کا یقین دلایا۔ اسکے بعد عزت مآب سفیر پاکستان ڈاکٹر نوید صفدر بخاری کی سرپرستی میں حلف برداری کی رسم ادا کی گئی

پاکستان سوشل کلب عمان کی عبوری کمیٹی 2025 کے عہدیداران کے نام اور عہدہ حسب ذیل ہیں۔

1۔ چیئرمین: ندیم عظیمی

2۔ وائس چیئرمین: چوہدری زاہد شکور

3۔ جنرل سیکرٹری: کاشف احمد زعیم

4. فنانس سیکرٹری: عمران طور

5۔ جوائنٹ سیکرٹری/اسپورٹس کلیم اختر

6۔ شعبہ اطلاعات ونشریات شعبہ جات بحیثیت معاون: اسپورٹس/ ثقافت/ شعروادب/ سماجی فلاح و بہبود: عذرا علیم

7۔ شعبہ شعری وادبی محافل: قمر ریاض

8۔ شعبہ برائے ثقافتی تقریبات : عثمان لکھن

9۔ شعبہ برائے اقلیتی کمیونٹی تقریبات: ولیم جون

10. شعبہ برائے فہرست رائے دہندگان: ڈاکٹر مظہر خان

11. لاجسٹک/معاون برائے فہرست دہندگان: چوہدری اشرف

12. شعبہ سماجی فلاح و بہبود: سید شاندار علی شاہ بخاری

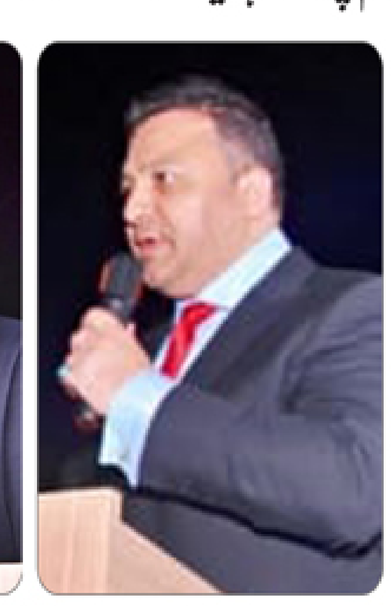

فنانس سیکرٹری عمران طور نے آئندہ مالی سال کے لیے بجٹ پر اپنا موقف پیش کیا۔

مہمان اعزاز سید فیاض علی شاہ نے اپنے خطاب میں عمان کے سلطان صاحب جلالہ ہیثم بن طارق کی دانش مندانہ حکمت علمی کو سراہا۔ اور پاکستان سوشل کلب کے دوبارہ فعال ہونے کے سلسلے میں وزارت التنمیہ کی بھرپور معاونت کا شکریہ ادا کیا آپ نے پوری کمیونٹی کو کلب کی دوبارہ بحال ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر برطانیہ سے تشریف لائے معروف تاجر اور سماجی شخصیت شہزادہ شہریار نے بھی نئے بورڈ کو مبارکباد پیش کی۔ عزت مآب سفیر پاکستان ڈاکٹر سید نوید صفدر بخاری نے کمیونٹی ممبران سے خطاب کرتے ہوئے صاحب جلالہ سلطان سلطان ہیثم بن طارق کے جذبہ خیرسگالی کی سراہنا کرتے ہوئے اس بات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ عمان میں مقیم تمام کمیونٹیز کو اپنی تہذیب وثقافت کو اجاگر کرنے کی مکمل اجازت ہے جس کے لیے وزارت سماجی فلاح و بہبود و ترقی کے زیر سایہ عمان میں مقیم ہر کمیونٹی رجسٹرڈ ہے۔ اس طرح عمان کے دیگر ممالک کے ساتھ سفارتی، سماجی اور برادرانہ تعلقات انتہائی مضبوط اور کامیاب ہیں۔

سفیر پاکستان نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت عمان کی وزارت سے منظور شدہ نئی عبوری کمیٹی کو ہمیشہ عمان کے مروجہ قوانین اور وزارت التنمیہ کے اصول وضوابط کی پاسداری کرتے ہوئے عمان اور پاکستان کے باہمی تعلقات کو خوش اسلوبی سے فروغ دینا ہے۔ اپنے ذاتی مفاد پر قومی مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کو پوری دیانت داری، لگن اور یکجہتی کے ساتھ نبھانا ہے۔ اس کے بعد کیک کاٹنے کی رسم ادا کی گئی۔ آخر میں پاکستان سوشل کلب عمان کی عبوری کمیٹی کے چیئرمین ندیم عظیمی نے کلمات تشکر پیش کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ رائے دہندگان کی فہرست کے مکمل تیاری کے بعد ان شاء اللہ نئے انتخابات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ انہوں نے حکومت عمان، ڈاکٹر سید نوید صفدر بخاری اور سید فیاض علی شاہ اور تمام کمیونٹی سینئرز پاکستانیوں کی رہنمائی و معاونت اور سوشل کلب عمان کو دوبارہ فعال کرنے میں ان کی پرخلوص حمایت کے لیے شکریہ ادا کیا۔ تقریب میں وزارت سماجی فلاح و بہبود و ترقی کے عہدیداران، پاکستانی سفارتخانے کے افسران، عمان میں مقیم معروف پاکستانی سماجی شخصیات جن میں میاں محمد ریاض، چوہدری محمد اشرف، محمد یاسین بھٹی، ارشد علی خان، اے اچ راجہ، ڈاکٹر اکبر رافع، سید آفتاب گیلانی، محمد اقبال جعفری، محمد صادق، ڈاکٹر شاہد شکور اور مسقط اور عمان کے دیگر علاقوں میں مقیم پاکستانیوں کی کثیر تعداد نے اس پروقار اور تاریخ ساز تقریب میں شرکت کی۔ تقریب کے لئے پاور پوائنٹ کی معاونت تیمور اختر نے سنبھالی جبکہ بینر کی ڈیزائنگ شائلہ علیم نے کی۔

اس یادگار اور پروقار تقریب کی نظامت کے فرائض عذرا علیم اور سید شاندار علی شاہ بخاری نے شاندار انداز میں سرانجام دیے۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3